تحریک ایمانی

(مجموعہ نعت رسولؐ و منقبت وغیرہ)

ذوقی بھوپالی

تحریک ایمانی

(مجموعہ نعت رسولؐ ومنقبت وغیرہ)

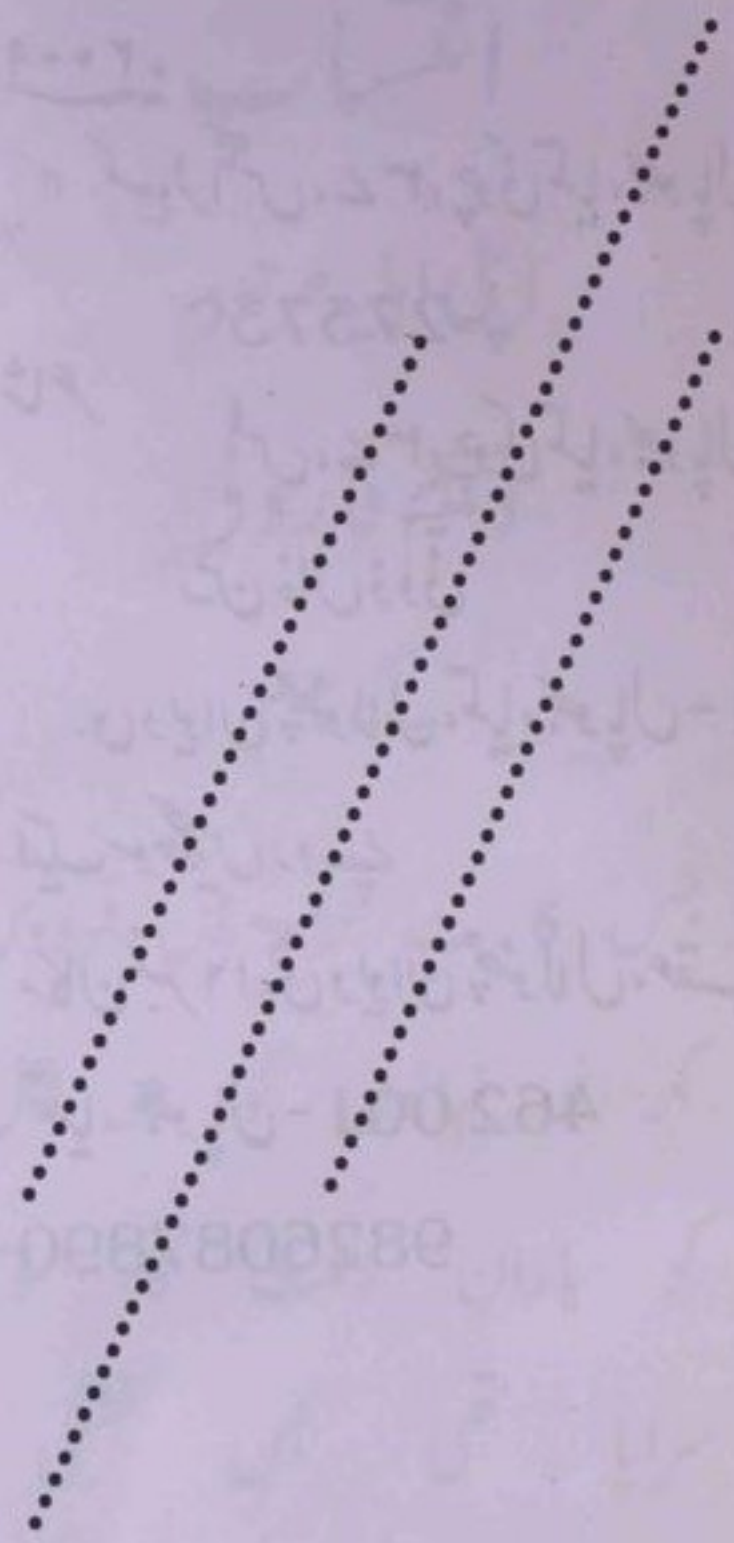

ذوقی بھوپالی

''یہ کتاب مدھیہ پردیش اردو اکادیمی کے مالی تعاون سے شائع ہوئی''

نام کتاب : تحریک ایمانی

نام شاعر : رفاقت حسین خاں عرف محمد رئیس ذوقی بھوپالی

سن اشاعت : ۲۰۰۹ء

کمپوزنگ : فاس کمپیوٹر انکس، ۳۷، چوکی تلیا، بھوپال

فون: 2737395

طباعت فاس کمپیوٹر انکس، ۳۷، چوکی تلیا، بھوپال-۴۶۲۰۰۱

ناشر : رفاقت حسین خاں ذوقی

ناشر کا پتہ : ۱۶، گلی دیوان چھٹو لال، تلیا، بھوپال- 462 001

زرِتعاون : ایک سو پچیس روپے

ملنے کا پتہ : مکان نمبر ۱۶، گلی دیوان چھٹو لال، عقب کوشل پریس، تلیا، بھوپال- 462 001

موبائل : 9826087890

انتساب

اپنی اہلیہ مرحومہ

وسیم فاروقی

کے نام

عکس جس کا ہے خرّم میں فردوسؔ میں
چھوڑ کر نو نہالوں کو جو چل بسی
جس کو بارانِ رحمت کا موسم ملا
جو سراپا تھی بس تشنگی تشنگی

ذوقیؔ بھوپالی

سر مقتل زباں پر جب بھی حرفِ حق مچلتا ہے
تو اس شعلہ سے باطل کا طلسمی نقش جلتا ہے

پیش لفظ

اردو ہندوستان کی زبانوں میں اپنے لب و لہجہ کی تونگری اور شیرینی کے باعث ہر دل عزیز اور مقبول عام ہے، اس زبان کی اپنی ایک تہذیب اور اپنی ایک عظیم الشان روایت ہے۔

ہندوستانی دیگر زبانوں کی طرح مرکزی اور ریاستی حکومتیں اردو کی ترقی و ترویج کے لیے بھی کوشاں ہیں اور اپنے اپنے دائرۂ کار اور وسائل کے مطابق عمل کر رہی ہیں۔ اس زبان کی ہمہ گیر ترقی کے لیے اردو اکادمیاں قائم کی گئی ہیں۔ مدھیہ پردیش بھی ان ریاستوں میں شامل ہے جہاں باقاعدہ اردو اکادیمی برسرِ عمل ہے۔

اردو زبان و ادب کی ہمہ جہتی و ترقی کے علاوہ مدھیہ پردیش اردو اکادیمی کے مقاصد میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس صوبے کے ادیبوں، شاعروں، ناقدوں اور دیگر مصنفوں کی دو طرح معاونت کرتی ہے، اوّل یہ کہ وہ شاعر/ ادیب/ جو اپنی تصانیف کی خود اشاعت کرنا چاہتے ہیں انہیں اکادیمی معقولی مالی تعاون دیتی ہے، دوسرے یہ کہ اکادیمی کتابوں کی اشاعت کا خود بھی منصوبہ رکھتی ہے، ان دونوں امور کا فیصلہ ماہرین پر مشتمل کمیٹی کی رائے کے مطابق کیا جاتا ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ماہرین کی کمیٹی نے جناب ذوقی بھوپالی کی کتاب ''تحریک ایمانی'' کی اشاعت کے لیے مالی تعاون فراہم کرنا منظور کیا ہے، ہمیں امید ہے کہ اُن کی اس کاوش کی خاطر خواہ پذیرائی ہوگی۔

نصرت مہدی

سکریٹری

مدھیہ پردیش اردو اکادیمی، بھوپال

نبیؐ کے نور سے ہر ذرّہ تاباں ہو گیا جگ میں
دمکتے ماہ پاروں سے چراغاں ہو گیا جگ میں

تحریک ایمانی

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

کبھی شاکر نہ جو اپنوں کے احسانات کا ہوگا
بھلا ممنون کیا وہ رب کے انعامات کا ہوگا

شاعری میرے احساسات و جذبات کے اظہار کا ذریعہ رہی ہے۔ تقریباً ۱۹۵۰ء سے جادۂ سخن پر گامزن ہوں، ہنوز منزل فن کہاں! دو چھوٹے چھوٹے مجموعے، ''انتخابِ ذوقی'' اور ''ذوقیات'' وجود میں آئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اب تک جو کچھ کہا اور لکھا اور شائع بھی ہوا اس سے میرا ذہن مطمئن نہیں ہوسکا ایک ناقابل بیان کمی کا احساس مجھے جگاتا رہا۔

تحریک ایمانی میں میری کچھ منظومات ایسی ہیں جنہیں نظم کرنے پر یہ کہنے میں ذرا بھی باک نہیں کہ واقعی شاعری ایک خداداد اور الہامی شے ہے، اکتسابی فن نہیں ہے۔

۱۹۷۱ء میں ایک دینی سفر کے تاثر میں چند اشعار بعنوان 'نذر اخوت'' نظم ہوئے، یہ چند اشعار ہفتہ وار نشان منزل کے لئے جب حضرت مولانا محمد عمران خاں صاحب ندویؒ، مدیر اعلیٰ نشان منزل کو پیش کئے تو جنت مکانی نے ارشاد فرمایا کہ غور کروں گا، مگر پہلے ہی شمارے میں شائع فرمایا اور صلاح دی کہ نظم ادھوری ہے۔ نذرِ اخوت کو تحریک ایمانی بنا کر اور کاوش کی جائے۔ میں نے لفظ و بیان کی شاعری سے گریز کیا ہے مگر کسی غیبی طاقت نے کچھ نظمیں کہلوائیں، جب جب قلم اٹھا تسکین ذوق سے پرے رہا، یہ ثبوت ہے کہ بے ارادہ کچھ عربی عبارات اور چند احادیث کا مفہوم بھی نظم ہوتا چلا گیا۔ جب عشق رسولؐ دل میں جاگزیں ہوگیا تو پھر

قلم نے مدحت خاتم النبیؐ کے لئے خود بخود اپنے آپ کو گویا وقف کر دیا۔

زیر نظر مجموعے میں دربار رسول ﷺ میں گلہائے عقیدت پیش کرنے کے علاوہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کے واقعات کچھ واقعات بھی نظم کی صورت میں پیش کیے گئے ہیں۔

آخر میں یہ بڑی ناانصافی ہوگی کہ میں ان بزرگوں، شاعروں اور مخلص مشیروں کا تذکرہ وشکریہ ادا نہ کروں جنھوں نے اپنے مشوروں سے نوازا، حوصلہ افزائی اور عربی مفہوم کی اصلاح سے مستفید کیا۔ سرِ فہرست جناب حضرت عابد علیؒ وجدی، جناب مفتی عبدالرزاق صاحب دامت برکاتہم، مولانا صدرالدین، صدر مرحوم، جوہر مرحوم، عابد اختر، وکیل بھوپالی، کیف بھوپالی، عرفان انصاری، عمران انصاری، شاہد بھوپالی، عبدالمتین نیاز، اور بہت سے احباب جواب اس دار فانی سے جا چکے۔ خدا بخشش فرمائے (آمین)۔ جو احباب حیات ہیں اُن میں عشرت قادری، ادریس صاحب مونس، مفتی عبداللطیف صاحب قاسمی قاضی شہر بھوپال، مفتی عبدالکلام قاسمی، قاری حافظ محمد فاضل صاحب اور بہت سے احباب جنھوں نے مسلسل حوصلہ افزائی کی اور اصلاح سے نوازا۔ مستدعی ہوں دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اس حقیری کوشش کو اخلاص بنا کر ہم سب کی بخشش کا ذریعہ بنادے۔

آمین۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب۔

رفاقت حسین ذوقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد! شاعری انسانی احساسات، ادراکات اور جذبات کی آئینہ دار ہوتی ہے، لمبے چوڑے مضامین لطیف پیرائے نیز سبک انداز میں سمیٹ لئے جاتے ہیں، جو اپنی موزونیت اور افادیت کے لحاظ سے بہت ہی مناسب ہوتے ہیں، شاعری کی زبان عام طور پر عشق و محبت کی زبان ہوتی ہے۔ اس میں وہی شاعر کامیاب ہوتا ہے جو حسن و عشق کو قریب سے دیکھے، چھوئے اور پھر اپنے نازک احساسات کے ساتھ نظم میں ڈھال دے۔

حمد، نعت اور غزل یہ سب شاعری کی اندرونی کیفیات ہیں، عشق و محبت اگر حقیقی صورت میں جلوہ گر ہو تو اسے حمد و نعت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اگر مجازی صورت میں عیاں ہو تو اسے غزل کا نام دیا جاتا ہے، اور یہ حقیقت ہے کہ نعت کا محور اور اصل موضوع رسول کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے جو فن شاعری کی اعلیٰ ترین صنف ہے۔ اس میں لغزش اور ٹھوکر سے محفوظ رہنا بڑا ہی مشکل ہے۔ غالباً ایسے ہی موقع کے لئے کہا گیا ہے ع

با خدا دیوانہ باش و با محمدؐ ہوشیار

رسول اکرم ﷺ نے خود ارشاد فرمایا کہ میری تعریف میں ایسا مبالغہ نہ کرو جیسا کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے بارے میں کیا تھا۔

محترم رفاقت حسین خاں ذوقیؔ صاحب عرف رئیس ذوقیؔ ان خوش نصیب شاعروں میں سے ہیں جو رُموز شاعری سے نہ صرف واقف ہیں بلکہ ثنائے آقائے نامدار ﷺ کی نزاکتوں سے بھی پوری طرح بہرہ ور ہیں۔ ان کی شاعری میں عشق

ومحبت کی اثر انگیزیاں اور مستیاں بھی پائی جاتی ہیں، ذوقؔی صاحب لہو کو گرمانے کا ہنر جانتے ہیں، زبان کی لغزشوں اور قدم کی ٹھوکروں سے بھی وہ محفوظ نظر آتے ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ آج نعت گو شاعروں میں وہ اپنا ایک مقام رکھتے ہیں۔

میرا کمالِ شعر بس اتنا ہے اے جگرؔ
وہ مجھ پہ چھا گئے ، میں زمانے پہ چھا گیا

''تحریک ایمانی'' ذوقؔی صاحب کی شاعری کا ایک ایسا مجموعہ ہے جس میں نظم، حمد، نعت، اور متفرق قطعات حسن ترتیب سے پرو دیے گئے ہیں۔ اشعار سے عشق رسول ﷺ ومحبت صحابہ کا جام چھلکتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور سوزِ عشق سے نکلے ہوئے حروف خیالات کی پاکیزگی پر دلالت کرتے ہیں۔ یقیناً یہ کتاب ذوقؔی صاحب کی شہرت کا سبب بنے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور عام وخاص میں مقبول ہو اور آخرت میں ذریعہ نجات ہو۔ فقط۔

میری شہرت کا سبب مدحِ پیمبر ہے امیرؔ
ورنہ اربابِ سخن میں مرا رتبہ کیا ہے

بھوپال،
۱۹ر شوال المکرّم ۱۴۲۸ھ

قاضی عبداللطیف خاں
قاضی شہر بھوپال

''تحریک ایمانی'' کے اشعار میں اسلامی عقیدہ کی چمک و دمک

اردو شعر و ادب کے ارتقاء میں مذہب، اُس کے صالح نظریات اور فکری عوامل کا عمل و دخل اظہر من الشمس ہے، اس کے اثرات مرثیے، قصیدے، نعتیہ کلام، غزلیات، نظم اور نثری اصناف میں بھی نظر آجاتے ہیں، جسے اردو ادب کا قیمتی ورثہ قرار دینا غلط نہ ہوگا، مجھے جب بھی اس قبیل کے اشعار کا کوئی مجموعہ ملتا ہے تو اُس پر نظر ڈال لینا ضروری سمجھتا ہوں تا کہ اس شعری سرمایہ کے روحانی پہلو سے لطف اندوز ہوسکوں۔

بھوپال شہر کے بزرگ شاعر اور صاف ستھرے مذہبی ذوق کے مالک حضرت ذوقی بھوپالی کا مجموعہ کلام ''تحریک ایمانی'' کے نام سے مرتب ہوا تو موصوف نے از راہِ مہربانی اس کا مسودہ مطالعہ کے لئے مجھے دے دیا اور کلام کے بارے میں کچھ تحریر کرنے کی فرمائش کی، جسے اپنی سعادت تصور کرتے ہوئے درج ذیل سطور قلم بند کر رہا ہوں۔

زیرِ نظر شعری مجموعہ حمد، نعت اور دیگر عارفانہ کلام پر مشتمل ہے، اس کا آغاز حمد باری تعالیٰ سے ہوتا ہے اور ایک دو نہیں سات مختلف عنوانات سے حمدیہ اشعار جلوہ گر نظر آتے ہیں، اِسی طرح نعتیہ کلام بھی ایک سے بڑھ کر ایک عنوانات کے تحت مجموعہ کی زینت ہیں۔ اُس شخص سے بڑھ کر کون خوش نصیب ہوسکتا ہے جسے مالک ارض و سما اپنی حمد لکھنے اور اپنے حبیبؐ کے اوصاف بیان کرنے کی

سعادت بخشے۔ حالانکہ حمد ہو یا نعت یہ شاعری کی وہ اصناف ہیں جن میں طبع آزمائی کرنا آسان نہیں، کیونکہ ذرا سی کوتاہی سے فائدے کے بجائے نقصان پہنچنے کا خطرہ لاحق رہتا ہے، خصوصیت سے سرکارِ دو عالم ﷺ سے عقیدت جو ہر اُمتی کا جزو ایمان ہے، اس کا اظہار کرتے ہوئے حدود و قیود کا لحاظ رکھنا لازم ہے، تاکہ اسلام کے عقیدۂ توحید کو اس سے ٹھیس نہ لگے۔ علامہ اقبالؔ نے اپنے ایک شعر میں اسی طرف اشارہ کیا ہے ؎

باطل دوئی پسند ہے، حق لاشریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول

☆

اسی لئے اسلامی ادب عالیہ میں حمد، مناجات اور نعت کو جتنا بلند مقام حاصل ہے اُس کے کہنے کو اُتنی ہی احتیاط کی تاکید کی جاتی ہے۔

حضرت ذوقیؔ بھوپالی کے مجموعہ کلام ''تحریک ایمانی'' کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے کہیں بھی مذکورہ احتیاط کا دامن چھوڑا نہیں ہے، موصوف کو شریعت اسلام اور اس کی زرّین تعلیمات سے گہرا شغف ہے، جس کا اظہار اپنے اشعار میں جا بجا کرتے ہیں۔ اُن کے یہاں حمد ہو یا نعت محض تفنن طبع کا ذریعہ نہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پاک علیہ السلام کے احکامات و ہدایات کو عام کرنے کا وسیلہ بھی ہے، ایسی ہی ایمانی حرارت، محبت رسولؐ اور دوسری عارفانہ فکر و آہنگ سے سرشار چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

وہ ہے رحمٰن، رحمت بڑی اس کی ہے
بس عطا اُس کی روزِ جزا چاہیے

☆

پاتا ہے وہ ہدایت جو اُس سے مانگتا ہے
دنیا میں یہ خدا کی سب سے بڑی عطا ہے

☆

اپنے فہم و دانش کے، سب دئے بجھا ڈالو
آفتاب کے آگے، کب چراغ جلتے ہیں

☆

جب عزم و عمل کی منزل تک، امت کا سفینہ آجائے
صدقے میں نبیؐ کے اے اللہ جینے کا قرینہ آجائے

☆

طواف اُن کا کرتے ہیں، شمس و قمر بھی
تجلی کا مرکز جمالِ محمدؐ

☆

حضرت ذوقی بھوپالی امت کی زبوں حالی پر بھی نوحہ خواں ہیں اور اس کی اصلاح کے لئے تاریخ اسلام کے اہم واقعات بیان کر کے اصلاح حال چاہتے ہیں۔ تحریک ایمانی رسولِ خدا کا طائف سفر اور حضرت عمر فاروقؓ کا اسلام لانا نظمیں اسی جذبے سے لکھی گئی ہیں، وہ امت مسلمہ میں اتحاد و اتفاق کی ضرورت، صراطِ مستقیم پر چلنے کی اہمیت پر بھی جوشِ ایمانی سے بھرپور لب و لہجہ میں اظہار کرتے ہیں، کچھ اشعار دیکھئے۔

اخوت کے فدائی دیکھئے، دست و گریباں ہیں
نبیؐ کے نام لیوا یوں اُنہیں رُسوا نہیں کرتے

☆

ہمیں بھی خدایا تو ایسا بنا دے
اشارے پہ سب کچھ لٹا دینے والے

☆

کوئی عمر سے حضوری کا مرتبہ پوچھے
جو جان لینے چلے ، جاں نثار ہو جائے

☆

قرآن ہی رہبر ہے ، وہی شرعِ متیں ہے
اور اُس سے جو باہر ہے ، وہ دنیا ہے نہ دیں ہے

☆

حضرت ذوقی کے اشعار کے مطالعے سے جذبات کے سیل رواں، فکر کی پاکیزگی اور عقیدہ کی روشنی کا جو احساس ہوتا ہے وہی اس کی خوبی ہے۔ شعر گوئی کو ودیعت الٰہی سے بھی تعبیر کیا گیا ہے، جو شاعر اس صلاحیت کا مظاہرہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات وصفات کے بیان اور اُسوۂ رسول کو شعری پیکر میں ڈھالنے کے کارہائے نمایاں انجام دیتے ہیں، بھلا اُن سے بڑھ کر کون خوش نصیب ہوسکتا ہے، لیکن افسوس کہ شاعری کے اس روشن پہلو کو بعض وردی پوش ناقد قابل اعتنا نہیں سمجھتے۔

عارف عزیز

صراطِ مستقیم کی تلقین

رفاقت حسین ذوقؔی بھوپالی، ایک عرصے تک نامساعد حالات میں زندگی کرنے کے جتن میں مصروف بھی رہے اور اپنے شوقِ شاعری کو بھی پروان چڑھانے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہے۔ مایوسی اور تھکن کا احساس انہیں چھو بھی نہ سکا، وہ کائنات کی وسعت اور آفاق کی کارگاہ شیشہ گری کی نزاکت کو محسوس کرتے رہے اور حسب توفیق اپنے تلخ و شیریں تجربات اور مشاہدات کو شاعری میں بیان کرنے کی کوشش کرتے رہے، ساتھ ہی صوم وصلوٰۃ کی ادائیگی کا فرض انجام دیتے رہے، لیکن تلاش سکوں کی جد و جہد کے باوجود خود کو سمیٹ کر یکسو کرنے کے لئے جس ریاضت کی ضرورت تھی، وہ میسر آنے میں انہیں دیر لگی، لیکن اپنے مرکز سے وہ کبھی دور نہیں ہوئے، خانقاہوں اور علماء کی نورانی مجلسوں میں شرکت نے اُن کے روحانی تڑپ کو تسکین بخشی اور مذہبی اجتماعات میں کتاب وسنت پر عمل کرنے کی ترغیب نے ان کی رہنمائی کی، جس کے نتیجے میں ''تحریک ایمانی'' کی منظومات معرض تخلیق میں آئیں جن میں حمد، نعت، منقبت اور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کے واقعات پر مبنی نظمیں شامل ہیں۔ اس مجموعے کے بارے میں محض شاعرانہ تاثرات کے اظہار سے گریز کرتے ہوئے اتنا ہی کہا جاسکتا ہے کہ اِس میں شامل نظمیں قارئین کو صراط مستقیم پر چلنے کی تلقین کرتی ہیں اور گمراہی سے گریز کی ترغیب دیتی ہیں۔ شہر کے علمائے کرام حضرات علامہ وجدی الحسینیؒ مولانا عبداللطیف قاضی شہر جیسے جید لوگوں کی آراء کے بعد مزید کچھ لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی، دعا گو ہوں کہ اُن کی یہ نظم دنیا اور آخرت کی بہتری کا باعث ہو۔

عشرتؔ قادری

''الشعراء تلامیذ الرحمٰن''

یہ عربی زبان کی ایک ضرب المثل ہے یعنی شعراء براہِ راست اللہ تعالیٰ سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ اس سے شاعر کے علوئے مرتبت کا اظہار ہوتا ہے، لیکن یہ کوئی کلیہ نہیں ہے کہ ہر شاعر بلا استثنا اس درجہ پر فائز ہو۔ قرآن پاک میں شعرا کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۔.... وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ (سورۃ الشعراء، آیت ۲۲۴ تا ۲۲۷)

(ترجمہ) اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ (لوگ) کرتے ہیں۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ وہ (شاعر) ہر (بیابان) وادی میں حیران و پریشان (سر ٹکراتے) پھرتے ہیں، اور (یہ کہ) وہ (ایسا) کہتے ہیں جو (خود) نہیں کرتے، بجز اُن (لوگوں) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور اللہ کو بہت یاد کرتے رہے اور جب اُن پر ظلم کیا گیا تو اُس کے بعد انہوں نے بدلہ لے لیا (یعنی اہل کفر کی بدگوئی کا جواب دیا)۔

اکثر شاعر مدح و ذم میں کسی اصول و ضابطے کے پابند نہیں ہوتے، ذاتی پسند و ناپسند، غلو اور مبالغہ سے کام لیتے ہیں، شاعرانہ تخیلات میں یہاں وہاں بھٹکتے رہتے ہیں، افراط و تفریط کا شکار ہوتے ہیں، انوکھے اور دور از کار مضامین باندھنا اور خیال آرائیاں کرنا ان کا پسندیدہ شغل ہوتا ہے، چونکہ داد حاصل کرنا ان کا مقصد خاص ہوتا ہے، اس لیے سامعین، ناظرین اور قارئین کے جذبات اور ان کی پسند کو مدنظر رکھ کر شعر کہتے ہیں۔ لیکن اُن شعراء کو مستثنیٰ کر دیا گیا جن کی شاعری صداقت اور حق پر مبنی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد ان کے دلوں میں جاں گزیں رہتی ہے۔

اس طرح شعراء کی دو قسمیں ہو گئیں۔ ایک اللہ اور اس کے رسولؐ کے

نزدیک ناپسندیدہ اور دوسرے پسندیدہ۔ ایسے ہی ایک پسندیدہ شاعر حضرت حسان بن ثابتؓ تھے جو دربارِ نبوی میں حاضر رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور رسول ﷺ کی مدح میں رطب اللسان رہتے تھے۔ مزید یہ کہ اہل کفر کی یاوہ گوئی کا جواب بھی دیتے تھے، اس کے لیے نبی اکرم آپ کو خود حکم فرماتے تھے۔

معلوم ہوا کہ ایسی شاعری نہ صرف یہ کہ جائز بلکہ مستحسن ہے جس میں کذب و مبالغہ نہ ہو اور جس کے ذریعہ اہل باطل کو جواب دیا جائے، حق کی آواز بلند کی جائے، جس میں معاشرے کی اصلاح کا پہلو شامل ہو یعنی عامۃ الناس کے لیے مفید ہو۔ ایسی شاعری رہتی دنیا تک زندہ رہنے والی ہے۔

صوفیانہ شاعری کا معتدبہ حصہ عام انسانوں کی رہبری اور خدا شناسی کا کام انجام دیتا ہے، فارسی میں اس کی ایک مثال مثنوی مولانا روم ہے اور اردو میں کلامِ اقبال کا بڑا حصہ ہے، لیکن اردو کے روایتی شعراء کے کلام میں بھی صوفیانہ عنصر ملتا ہے، کسی شاعر کے ہاں کم اور کسی کے ہاں زیادہ۔ راقم نے بچپن میں ایک بزرگ مولانا عبدالرشید مسکین صاحبؒ کی زبان سے غالبؔ کے اشعار سنے ہیں جن میں ایک شعر جو حافظہ میں محفوظ ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

مولانا محمد عمران خاں صاحبؒ اپنے دینی، تبلیغی بیانوں میں غالبؔ، اکبرؔ الہ آبادی اور اقبالؔ کے نہایت برمحل اشعار کثرت سے نقل فرمایا کرتے تھے۔

جن مومن شعراء کو اللہ اور اللہ کے رسولؐ سے محبت ہے اُن کے نزدیک تو حمد و نعت کہنا کارِ ثواب اور ذخیرۂ آخرت ہے ہی، لیکن غیر مسلم شعراء بھی اس کارِ خیر میں پیچھے نہیں رہے ہیں، شاید انہوں نے اللہ اور رسولؐ کا زبان سے اقرار نہیں کیا،

لیکن اُن کے دل اللہ اور رسولؐ کی محبت سے سرشار معلوم ہوتے ہیں۔ اس لیے ناممکن تھا کہ ذوقی صاحب اس سعادت سے محروم رہ جاتے، ان کی شاعری کا ایک بڑا حصہ حمد ونعت پر مشتمل ہے جو سامنے ہے۔

اس مجموعے کی ابتدا میں سورۂ فاتحہ کے مضامین نظم کیے گئے ہیں، جو ایمان میں حرارت پیدا کرتے ہیں۔ اس کے بعد مختلف عنوانات کے تحت نعتوں کا سلسلہ ہے، پھر ایک طویل نظم ہے جس کا عنوان ہی ''تحریک ایمانی'' ہے، اسی مناسبت سے اس مجموعے کا نام رکھا گیا ہے۔ اس نظم میں ایمان وعمل، دینی دعوت کی افادیت واہمیت، ارکانِ اسلام اور اخلاقیات کو نظم کیا گیا ہے۔ اس کے بعد 'اسلام' نام کی نظم دراصل اسی کا حصہ ہے۔ پھر منظوم چہل حدیث، رسولِ خدا کا طائف کا سفر، حضرت عمرؓ کا اسلام لانا، ان کی ہجرت وغیرہ نظمیں ہیں جن میں شاعر کا جذبۂ دینی ہی نہیں بلکہ دعوت عمل بھی ہے۔

اس دور میں جب دنیا بھر کی باطل طاقتیں اسلام کے خلاف صف آرا ہوگئی ہیں، وہ اپنے بیشتر وسائل اسلام کی شبیہ کو مسخ کرنے میں صرف کر رہی ہیں، اُن کی بڑی بڑی خفیہ تنظیمیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں رچنے اور اسلام کو مغلوب کرنے میں مصروف ہیں، غیر اسلامی ہی نہیں بلکہ غیر انسانی فکر و معاشرہ کو نہایت بے غیرتی سے ہم پر مسلط کرنے پر تلی ہوئی ہیں ''تحریک ایمانی'' جیسی تصانیف کی ضرورت کسی صاحب ایمان سے پوشیدہ نہیں ہے۔ حقیقتاً اس ادبِ اسلامی پر ذوقی صاحب قابلِ مبارکباد ہیں۔ اللہ کرے لوگ اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں تاکہ دنیا میں اچھے انسان بنیں اور آخرت میں کامیاب ہوں۔

بھوپال ۲۰۰۸ء

محمد ادریس مونس

حمد باری

خدایا ہم تری حمد و ثنا تجھ کو سناتے ہیں
تجھی کو بس مربی دو جہاں والوں کا پاتے ہیں
کرم فرما ، تو رحمان و رحیم اپنی خلائق پر
تری رحمت کے جلوے دو جہاں کو جگمگاتے ہیں
تو ہی ہے مالک روزِ جزا اے عادل مطلق
ترے آگے فرشتے ، جن و انساں تھرتھراتے ہیں
عبادت کرتے ہیں تیری، تری توفیق سے مولیٰ
عقیدت سے ترے قدموں پہ اپنا سر جھکاتے ہیں
جہاں میں ہر نفس درکار ہے ہم کو مدد تیری
دعا کے واسطے کمزور ہاتھوں کو اٹھاتے ہیں
چلا تو ہم کو سیدھی راہ پر اے ہادیٔ مطلق
قدم اس راہ پر چلنے سے اپنے ڈگمگاتے ہیں
عطا کر رہبری ان کی ترا انعام ہے جن پر
بچادے گمرہوں سے جو غضب تیرا بلاتے ہیں

آمین

حمد باری

بس خدا کی ہی حمد و ثنا چاہیے
پالنے والا جس کو کہا چاہیے

وہ ہے رحمان رحمت بڑی اس کی ہے
بس عطا اس کی روزِ جزا چاہیے

ہو عبادت اُسی کی جو معبود ہے
اور اُسی سے مدد مانگنا چاہیے

ہے رضائے خدا منزلِ مستقیم
چلنے والوں کو وہ راستہ چاہیے

جن پہ اللہ تیرا کرم ہوگیا
راہِ انعام ان کی سدا چاہیے

راہِ قہر و غضب سے خدایا بچا
گمرہی سے بھی شر کی بچا چاہیے

☆☆

تو عطا میں خطا ہوں یا اللہ

تو عطا میں خطا ہوں یا اللہ — واجبی التجا ہوں یا اللہ
بس مجسم دعا ہوں یا اللہ — مغفرت چاہتا ہوں یا اللہ
کُن کہا بن گیا ہوں یا اللہ — خود بہ خود کب بنا ہوں یا اللہ
تیرے در کا گدا ہوں یا اللہ — مانگتا ہی رہا ہوں یا اللہ
عہدِ میثاق سُن کے چونکا ہوں — بھولتا جا رہا ہوں یا اللہ
مانتے ہیں سبھی خدا تجھ کو — جاننا چاہتا ہوں یا اللہ
اَن گنت پتھ، بھٹک نہ جاؤں میں — خوف سے تک رہا ہوں یا اللہ
راہِ گم گشتہ میں تیری توفیق — مانگتا مانگتا ہوں یا اللہ

میں بھکاری ہوں اور تو داتا
سر سے پا التجا ہوں یا اللہ
اُمتی ہوں ترے حبیبؐ کا میں
اُن کا ذوقی رہا ہوں یا اللہ

☆

الحمد

لائق حمد بس تو ہی ہر دم — جتنی تعریف ہو تری ہے کم
پالنے والا کل جہانوں کا — تو ہی رحمان رحمت اعظم
تو اکیلا خدائے روزِ جزا — تیرا عدل و حساب مستحکم
تیری توفیق ہے، جھکے ہیں سر — کر رہے، جو تری عبادت ہم
ہر عمل میں ہیں لاغر و کمزور — اور درکار ہے عدد پیہم
دے ہدایت کا راستہ ہم کو — تو جماتا ہے ڈگمگاتے قدم
تیرا انعام ہوگیا جن پر — پیروی ان کی چاہتے ہیں ہم
جادۂ حق وہ تیرے یاروں کا — جن سے چمکی ہے رہگزارِ عدم
تیرا غصہ رہا سدا جس پر — اس ڈگر سے بھی آنکھ ہے پُرنم

گم رہی سے ہمیں بچا مولیٰ
چاہیے ہر نفس ترا ہی کرم

☆

ثنا

عجز جب وقف حمد و ثنا ہوگیا
دو جہانوں کے رب کی رضا ہوگیا
ہے وہ رحمان سب پر غفورالرحیم
جس نے روزِ جزا ''ہو'' کہا ہوگیا
مالک روزِ اوّل ، اکیلا ہے وہ
ہو عبادت اُسی کی جو معبود ہے
یہ اُسی سے مدد مانگنا ہوگیا
بخششوں کو محض تیری توفیق سے
راہ مسدود تھی راستہ ہوگیا
راہ انعام اُن کی ہمیں چاہیے
بس کرم جس پہ تیرا ، خدا ہوگیا
عام ہے گمرہوں پر بھی شفقت تری
کل جو عاصی تھا وہ پارسا ہوگیا
اپنے قہر و غضب سے ہمیشہ بچا!
یہ بہ پیش خدا عجز سا ہوگیا
کاش ذوقی یہ اپنی دعا ہو قبول
ہم یہ سمجھیں گے ، اپنا بھلا ہوگیا!
(آمین)

تجھے زیبا

ساری تعریف ہے تجھے زیبا ذکر ، لیل و نہار ملتا ہے
کل جہانوں کا پالنے والا تو ہی پروردگار ملتا ہے
تو ہی رحمان ہے رحیم بھی تو ہر جگہ آشکار ملتا ہے
تو اکیلا خدائے روزِ جزا تیرا کل اختیار ملتا ہے
لو لگائی ہے بس تجھی سے ہے جو عبادت گذار ملتا ہے
جو ہدایت کی پا گیا توفیق اس کا بیڑا ہی پار ملتا ہے
تیری الفت میں چلنے والوں کو راستہ اُستوار ملتا ہے
جادۂ حق وہ تیرے پیاروں کا تجھ سے یہ اختیار ملتا ہے
تیرے مغضوب ہیں سدا ان کا
گمرہوں میں شمار ملتا ہے

☆

قطعہ

یہ کیسی آئی پندرھویں صدی کہ امت میں
لگے ہیں لوگ نئے تفرقے بڑھانے میں
شرع سے دور رہوگے تو اے مسلمانو!
کہیں بھی چین نہیں پاؤگے زمانے میں

☆

اللہ بہت بڑا ہے

با اسم پاک اللہ برکت کی ابتدا ہے
رحماں رحیم اس کی تعریف بر ملا ہے
خلقت ہے اس کی ساری یہ کائنات کیا ہے
بس لفظ کن کہا ہے عالم بنا دیا ہے

وہ سب کو پالتا ہے وہ سب کی سن رہا ہے
اس کو بھی جانتا ہے جو دل میں رہ گیا ہے
بیباک فیصلہ ہے ثابت یہی ہوا ہے
اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے

بندے یہ وہم کیا ہے ، تیرا یہ فہم کیا ہے
کیوں غم سے ہارتا ہے داتا ترا خدا ہے
کیوں اس کو بھولتا ہے مایوس کیوں ہوا ہے
قرآن میں لکھا ہے لاتقنطو کہا ہے

سب سے بڑا ہے اللہ واحد وہی خدا ہے
اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے
لا انتہا ہے اللہ ہر سمت لاالٰہ ہے
اصحابؓ کا مکمل ایمان جب ہوا ہے

ایمان کا نتیجہ معراج بن گیا ہے
پانچوں نمازیں تحفہ معراج کا صلا ہے

آذان میں موذن ہر لمحہ کہہ رہا ہے
اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

ماضی ہر اک کہانی ہر شے ہے آنی جانی
رہ نی ہے چند روزہ دنیا کی گل فشانی

عنصر ہیں چار آتش ، مٹی ہوا و پانی
کیا حسن کیا جوانی ، ہر اک کمال فانی

باقی جو ہے خدا ہے ہر شے کی انتہا ہے
اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

عزت خدا کی عزت ، عزت ہے مُرسلوں کی
ذلت ہے کافروں کی عزت ہے مومنوں کی

پاتا ہے وہ ہدایت جو اُس سے مانگتا ہے
دنیا میں یہ خدا کی سب سے بڑی عطا ہے

قرآں میں مومنوں سے یہ وعدۂ خدا ہے
اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے

☆☆

نقشِ پائے رسولِ خدا چاہیے

جس کو دیدارِ صلِّ علی چاہیے
ہاں نظر چاہیے دل بڑا چاہیے
بہرِ نورِ خدا آئینہ چاہیے
نقشِ پائے رسولِ خدا چاہیے

کالی کملی کا سایا سدا چاہیے
ان کا دیدار ہو اور کیا چاہیے

تشنہ کامِ بہشتِ نظر کو تو بس
آسرا مصطفیٰ آپؐ کا چاہیے

ڈر گئے لوگ رنگیں سرابوں سے اب
آج دنیا کو پرچم ہرا چاہیے

سبز گنبد نہ جانے کب آئے نظر
سر بسجدہ ہی دل کو رہا چاہیے

ہر نفس ہو نبیؐ پر درود و سلام
جس کو ہستی میں کچھ مرتبہ چاہیے

ذوق ذوقیؔ عقیدت کا بڑھتا رہے
سبز گنبد وہ راحت فزا چاہیے

☆

قطعہ بند نعت: بطرح

"کوئی ثانی نہیں مصطفیٰ آپ کا"

فرش سے عرش تک سلسلہ آپؐ کا
آپ اللہ کے ، ہے خدا آپؐ کا
بعد اللہ کے مرتبہ آپؐ کا
کوئی ثانی نہیں مصطفیٰ آپؐ کا
جس نے کلمہ پڑھا خلد میں وہ گیا
سیدھا سچّا نبیؐ راستا آپؐ کا
بخشا بخشایا ہے حشر میں یا خدا
اُمّتی ہے جو صل علیٰ آپؐ کا
کوئی نفرت نہیں بغض و کینہ نہیں
خلق ہے آئینہ حق نما آپؐ کا
کیوں نہ مقبول ہو جگ میں اردو زباں
یہ سَمو لائی ہے ذائقہ آپؐ کا
اس کو آنکھوں کی ٹھنڈک کہا آپ نے
کتنا مشکور بھارت رہا آپؐ کا

ایک تصدیق شق القمر کی ملی
دیکھا بھوپال نے معجزا آپؐ کا
لفظ مثل قرآں، گلستاں بے خزاں
پھول برسے جہاں لب کُھلا آپؐ کا
فصل گل کی دعا پتھروں کا بدل!
شہر طائف کا وہ سانحا آپؐ کا
پوچھنے والا مٹھّی کو تکتا رہا
کنکروں نے تعارف دیا آپؐ کا
ہے کھلا معجزہ دائمی حشر تک
خود ہے قرآن مدحت سرا آپؐ کا
اے مبشر، مدّثر، سراج المنیر
حق ادا دہر پر ہو گیا آپؐ کا
شفقتیں آپؐ کی ہی سر حشر ہیں
روشنی رہبری واسطہ آپؐ کا
کوئی اتنا نہیں اُن سے جاکے کہے
ہند میں رہ گیا ذوقیا آپؐ کا
آخری وقت ہے اب بلا لیجئے
آسرا صرف خیرالوریٰ آپؐ کا

نعت رسول

اسوۂ محمدؐ سے قلب یوں پگھلتے ہیں
جس طرح سے پروانے روشنی پہ جلتے ہیں
مصطفیٰؐ تو اُس جا بھی بے تکان چلتے ہیں
جبرئیلؑ کے پر بھی جس جگہ پہ جلتے ہیں
گمرہِ حقیقت جب راستی میں ڈھلتے ہیں
پتھروں کے پرودوں سے آئینے نکلتے ہیں
اپنے فہم و دانش کے سب دیئے بجھا ڈالو
آفتاب کے آگے کب چراغ جلتے ہیں
فیضِ سبز گنبد ہے اس جہاں کی شادابی
آج مشرک و ملحد عافیت سے پلتے ہیں
رازِ کائنات اس دن آشکارا ہوتا ہے
جب لبوں سے اُمّی کے زمزمے اُبلتے ہیں
ہر قدم پہ منزل ہے اپنے واسطے ذوقیؔ
ہم شہِ مدینہ کی روشنی میں چلتے ہیں

☆

تصویرِ مدینہ آجائے

جو عجز کا پیکر بن کے رہے، دعوت کا قرینہ آجائے
الفت میں رسول اکرم کی اس شخص کو جینا آجائے

جب عزم و عمل کی منزل تک امت کا سفینہ آجائے
صدقے میں نبیؐ کے اے اللہ! جینے کا قرینہ آجائے

اللہ کرم فرمادے اگر ، سرکارِ دوعالم کا صدقہ
ہر وقت تصور میں میرے تصویرِ مدینہ آجائے

ہو گنبدِ خضرا پیشِ نظر، اور دل میں ندامت عصیاں کی
پلکوں پہ تو موتی لرزاں ہوں ، ماتھے پہ پسینا آجائے

جو حق کی رضا میں راضی ہو اور جہد و عمل میں کامل ہو
حاصل ہو شعور سجدہ اُسے اکرام مدینہ آجائے

اے سرورِ عالم ، شاہِ اُمم ، اس وقت مدد فرما دیجے
جب سر پہ بلائیں منڈلائیں ،طوفاں میں سفینہ آجائے

طوفانِ الم کی ہستی کیا ، خود اُس کو سہارا دیں موجیں
ذوقیؔ جو نظر ہو مولیٰ کی ، ساحل پہ سفینہ آجائے

نام محمد

رہے روح و دل شاد کامِ محمدؐ
لبوں پر جو آیا ہے نامِ محمدؐ
چمن کیوں نہ ہو مست جامِ محمدؐ
گلستانِ ہستی کلامِ محمدؐ

وہ ذاتِ گرامی بقائے چمن ہے
جلو میں ستاروں کی اک انجمن ہے
جہاں میں مداوائے رنج و محن ہے
علاجِ غمِ دل ہے نامِ محمدؐ

کیا جس نے وابستہ ان سے مقدر
وہ چمکا جہانوں میں خورشید بن کر
یہ بوبکرؓ ، عثمانؓ و فاروقؓ و حیدرؓ
محبت کے حامل غلامِ محمدؐ

ہوا نظم لاریب فی اُن سے دائم
کہیں کیوں نہ صَلُّوْ عَلَیْہِ وَسَلِّمُ
شریعت نبیؐ کی ہے تا حشر قائم
یہی ہیں وہ نقشِ دوامِ محمدؐ

فلک جھک کے چومے قدم شاہِ دیں کے
ہیں عرشِ علا پر دماغ اِس زمیں کے

جہاں سجدے ترساں ہیں روح الامیں کے
وہاں ثبت نقشِ خرامِ محمدؐ

سرِ حشر ان کی تجلی تو دیکھو
گناہوں کی چھٹتی اندھیری تو دیکھو
یہ ستاریٔ کالی کملی تو دیکھو
حزیں کے لئے انتظامِ محمدؐ

تعلق یہ صَلِّ عَلیٰ کوئی دیکھے
کہ قرآن میں مرتبہ کوئی دیکھے
یہ انعامِ لا، اور اِلٰہ، کوئی دیکھے
کہ خیرالامم ہیں غلامِ محمدؐ

یہی فیصلہ ہے قضا و قدر کا
کہ شاہوں سے بڑھ کر گدا اُن کے در کا
ہے قندیل انسانیت ان کا اُسویٰ
حیاتِ مکمل نظامِ محمدؐ

جسے روح جیسی ہو مدحت نبیؐ کی
اُسے کس کی ہمت جو ٹوکے گا ذوقیؔ
تجھے خلد سے کون روکے گا ذوقیؔ
ہے آگے درود و سلامِ محمدؐ

☆☆

شافع محشرؐ

شافع محشر سرور عالم صل اللہ علیہ و سلم
تھامے ہوئے ہیں آپ کا پرچم صل اللہ علیہ وسلم
حق نے تمہیں مہمان کیا ہے، نبیوں میں ذی شان کیا ہے
کیسے کریں تعریف بیاں ہم، صل اللہ علیہ و سلم
اُڑ کے جو آنا چاہیں تو آقا، پاس ہمارے پر بھی نہیں ہیں
کیسے مدینے آئیں گے اب ہم ، صل اللہ علیہ وسلم
صل علیٰ خود حق نے کہا ہے ، دیتا ہے قرآن گواہی
صل اللہ علیہ و سلم ، صل اللہ علیہ و سلم
سوکھ چلا ہے پھر وہ گلستاں، خون سے جس کو آپؐ نے سینچا
چشم کرم ہو شاہِ دو عالم ، صل اللہ علیہ و سلم
سر پہ قضا منڈلائی ہوئی ہے، کفر کی ظلمت چھائی ہوئی ہے
ایک تجلّی نورِ مجسّم ، صل اللہ علیہ و سلم
آپ کا ذوقیؔ آپ کا خادم ، طالب رحمت ، طالب جلوہ
حال پریشاں آنکھ ہے پُر نم، صل اللہ علیہ و سلم

☆☆

جلالِ خدا اور جمالِ محمدؐ

کمالِ محبت خیالِ محمدؐ
جلالِ خدا اور جمالِ محمدؐ

گئے عرشِ اعظم کسے کس نے دیکھا
نہیں ہے جبھی تو مثالِ محمدؐ

عدو پر بھی ان کا ہے عفو و ترحم
وہ جو چاہتے تھے زوالِ محمدؐ

طواف ان کا کرتے ہیں شمس و قمر بھی
تجلی کا مرکز جمالِ محمدؐ

وہ صدیق و فاروق، عثمان و حیدر
انھیں کو ہے حق وصالِ محمدؐ

نظر کو ملے گا بہشتِ نظارا
وہی جنتِ بے مثال محمدؐ

یقیناً یہ ہے بزمِ فردوس ذوقیؔ
زباں در زباں وصفِ آلِ محمدؐ

☆

قطعہ

جو کلیہ ہے ہر اک دل سے دل لگانے میں
وہ ایک رشتۂ ایمان ہے زمانے میں
کہاں وہ جذب اخوت کہ خوں کے پیاسے ہیں
کہ خود کو برسر پیکار ہیں مٹانے میں

☆

عشق محمدؐ

وفورِ عشقِ احمدؐ میں کبھی جو اشک آتے ہیں
تو ہم ان موتیوں کو اپنی پلکوں پر سجاتے ہیں
شعاعِ مہر و مہ بن کر اُفق پر جھلملاتے ہیں
مدینے کے یہ ذرّے طور سے آنکھیں ملاتے ہیں
عدو پر رحمت و بخشش یہ اُن کا خاص شیوہ ہے
جبھی تو رحمت اللعلمیں کہلائے جاتے ہیں
اُنھیں کا ہے سہارا ہم گنہگارانِ اُمت کو
شفیع المذنبیں کے نام سے جو جانے جاتے ہیں
جہاں میں عام ہے شانِ کریمی میرے آقا کی
اُنھیں کی ذات سے اہلِ زمانہ فیض پاتے ہیں
خدا راضی ہوا تم سے ابوایوبؓ انصاری
"مبارک ہو رسولِ پاک سوئے طیبہ آتے ہیں"
جہاں شاداب رہتا ہے بفیض گنبد خضریٰ
مدینے کی تجلی سے دو عالم جگمگاتے ہیں
مسلمانو! پڑھو صل علیٰ بھیجو درود اُن پر
زباں پر ہم محمدؐ مصطفیٰ کا نام لاتے ہیں
نہیں محروم کوئی لطفِ پیغمبر سے اے ذوقیؔ
جو خالی ہاتھ جاتے ہیں وہ جھولی بھر کے لاتے ہیں

ساقیٔ کوثر

گھٹا رحمت کی چھا جائے تپش مٹ جائے سینہ کی
بدستِ ساقیٔ کوثر ملے مکّے مدینے کی

الٰہی دے وہ میخانہ ملے ایسے قرینے سے
صراحی سبز گنبد کی تڑپ آنکھوں سے پینے کی

انھیں صد مرحبا خیرالورائیٰ نورالہدیٰ کہیے
ذرا بھی آپؐ کے بارے میں سوچا ہوگئی نیکی

مقام 'لا' سے 'الا' تک ذرا چل کر کوئی دیکھے
فضا ہی اور کچھ ہوجائے گی تاریک سینے کی

پذیرائی شبِ معراج ہی بس کرسکے تارے
سعادت دائمی تھی صرف قسمت میں مدینے کی

مکمل زیست کا اکرام ہے میم محمدؐ میں
مدینے جاکے مرجائے تمنا ہے جو جینے کی

بیاں ماہِ مبارک میں ہے گھر گھر آپ کی سیرت
دوبالا شان ، ذوقی یادِ میلادِ النبیؐ نے کی

☆☆

آپؐ

آپؐ کے پیارے نام پر جو بھی ملا فدا ملا
نام لیا جو آپؐ کا ہونٹ سے ہونٹ جا ملا
زیرِ قدم سمٹ گئیں علم و یقیں کی منزلیں
آپؐ کے ہر پیام سے قلب کو حوصلا ملا
بزمِ جہاں چمک اٹھی پاکے جمالِ مصطفیٰ
قلزمِ لاالٰہ سے جامِ جہاں نما ملا
ثبت ہے ہر حیات پر صفحۂ کائنات پر
صدق مقالِ دوسرا دہر میں جابجا ، ملا
آج بھی ہے چمن چمن خونِ حسینؓ کی نمی
یعنی بنائے گلستاں دامنِ مصطفیٰ ، ملا
فکرِ نجات مٹ گئی خوفِ عذاب چھٹ گیا
سب کو سہارا حشر میں آپ کے نام کا ملا
ذوقی درودِ پاک میں قرب کی لذتیں ملیں
ورد کیا ، سکوں ملا ، آپؐ ملے ، خدا ملا

☆☆

نعت بر طرح

"وہ نور عکس فگن ہے نگار خانے میں"

جو ہے نظارا محمدؐ کے آستانے میں
نہ ہوگا حسن وہ فردوس کے خزانے میں
وہ عزمِ احمدؐ مختار تھا وحی کا امیں
جبال و کوہ تھے عاجز یہ بار اٹھانے میں
پلادے ساقیٔ کوثر ہمیں شرابِ طہور
کمی نہیں ہے ترے فیض کے خزانے میں
بنائے جذبۂ ایثار ہی نہیں ہیں حسینؓ
پلے ہیں جود و سخا بھی اسی گھرانے میں
ہے رشکِ گلشنِ فردوس ان کی خندہ لبی
بہار پھول لُٹاتی ہے لب ہلانے میں
صدا زباں پہ رہے لاالٰہ اللہ
خدا یا اس سے نہ غافل رہوں زمانے میں
حقیر ذرّوں کو جس نے کہ آفتاب کیا
"وہ نور عکس فگن ہے نگار خانے میں"

☆

نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جب زباں پر محمدؐ کا نام آگیا
سامنے جیسے کوثر کا جام آگیا

اَتَّحِیَّاتُ میں جب سلام آگیا — مجھ کو وہ یاد عالی مقام آگیا
نظمِ شمس و قمر ہے طواف آپ کا — ذرّے ذرّے میں شمسی نظام آگیا
راست گوئی، امانت، پڑوسی کا حق — کیسا پیارا نبی کا پیام آگیا
نکہتِ گلستاں رحمتِ کل جہاں — وہ خیالِ سکونِ دوام آگیا
اب نہ گھبراؤ محشر میں اے عاصیو — لو وہ دیکھو رسولِؐ انام آگیا
برق لہرا گئی قلبِ تاریک میں — لب پہ جب بھی محمدؐ کا نام آگیا
کاش در پر میں جا کر گزارش کروں — یا نبیؐ آپ کا یہ غلام آگیا
روکش روح فردوس کہیے جسے — وہ نظارا بھی بالائے بام آگیا

یوں کرم کی نظر ہم پہ ذوقی رہی
اپنا بے ذوق سجدہ بھی کام آگیا

☆

قصیدہ صلعم

زباں قاصر ہے مدحت سے کہ جن سے آشنا تم ہو
قلم عاجز کہ ثبت برسر لوحِ بقا تم ہو
بس اتنی نعت خوانی ہے ، ثنا سے ماسوا تم ہو
مرض ہے شاعری اپنا تو خود اس کی شفا تم ہو
مرے خیر النوّا تم ہو کہ محبوب خدا تم ہو
تمہیں شمس العلیٰ بدرالدجیٰ ، نور الہدا تم ہو
محمدؐ مصطفیٰ صلِّ علیٰ خیرالوریٰ تم ہو
شفیع المذنبیں ، سردار ختم الانبیا تم ہو
مجلّا کردیا وردِ درودِ پاک نے دل کو
یہ ہے دائم حقیقت خیر و شر کا فیصلہ تم ہو
بنائے کون منزل رہرو عشق و محبت کو
قسم ہے ربِّ کعبہ کی کہ معیار وفا تم ہو
تمہارا سبز گنبد پاسباں ہے سبزہ زاروں کا
بہارِ گلستاں ، رعنائیِ روحِ وفا تم ہو
فلک بھی جھک ہی جاتا ہے تمہارے آستانہ پر
ملا جس کو خدا کے بعد ایسا مرتبہ تم ہو

امیںؔ، امیؔ، محمدؔ ، ہاشمیؔ ، صادقؔ، ابو قاسمؔ
تمہیں محمودؔ و حامدؔ واصل ربّ العلا تم ہو
تمہیں احمدؐ ، مبارک ہو لواح الحمد کا پرچم
بطور خاص اِلقاء ہوگی وہ حمد و ثنا تم ہو
تمہاری ذات والا سروری کی آخری منزل
فضائے دہر میں سرکار جنت کی ندا تم ہو
دل مومن کو ملتی ہے جلا پانچوں نمازوں میں
مؤذن حشر تک دیتا رہے گا وہ صدا تم ہو
کملیا دوش پر ٹوٹی چٹائی پیٹ پر پتھر
کہ سلطان الساطیں حاملِ صبر و رضا تم ہو
سبھی نبیوں کے بعد آئے مگر ہو سرور عالم
قضائے کن کی آقا ابتدا و انتہا تم ہو
قصیدہ گر قبول افتد زہے عز و شرف مولیٰ
بائیں احوال ہر بے آسرا کے آسرا تم ہو
عطا ہو اپنے ذوقیؔ کو شفاعت بھی محبت بھی
مرے آقا ازل ہی سے محبت کی بنا تم ہو

☆

دیوانہ محمدؐ کا

نگاہیں مضطرب اور دل ہے میخانہ محمدؐ کا
خدا اُس کا ہوا وہ جو ہے دیوانہ محمدؐ کا
بہشت آرزو ہے ذرّہ ذرّہ اُن کے کوچہ کا
نظر کے واسطے جنت ہے کاشانہ محمدؐ کا
اسے دنیا و مافیہا کے غم سے مل گئی فرصت
بڑا ہوشیار ہے ہر ایک دیوانہ محمدؐ کا
وہ سب نبیوں میں افضل اور خود اعلیٰ سے اعلیٰ ہیں
خلائق میں ہر اک رتبہ جداگانہ محمدؐ کا
احدؐ، احمدؐ ، محمدؐ، ہاشمیؐ ، امیؐ، ابوقاسمؐ
جہاں میں عام ہے خلق شفیقانہ محمدؐ کا
ابوبکرؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و حیدرؓ سب یہ کہتے ہیں
نہ جانے کسی بلندی پر ہے کاشانہ محمدؐ کا
بہکنے پر ہے پابندی نہیں ہے قید پینے کی
کہ ہے سب سے جدا دستور میخانہ محمدؐ کا
محمدؐ کے گدا کو فوقیت ہے بادشاہوں پر
جبھی ذوقی بنا پھرتا ہے مستانہ محمدؐ کا

وجہِ تخلیق دو جہاں تم ہو

اے محمدؐ سکونِ جاں تم ہو
کون پہنچا وہاں جہاں تم ہو

نور ہی نور ہے جہاں تم ہو — کلمۂ حق سے بھی عیاں تم ہو
آپؐ ہیں تو جہاں کی محفل ہے — رونقِ بزمِ لامکاں تم ہو
میرے ساقی بھی تم ہو، ہاں تم ہو — حوضِ کوثر کے پاسباں تم ہو
حشر کے دن نجات تم سے ہے — کالی کملی کا سائباں تم ہو
مرکزِ لاالٰہ الااللہ — حق جہاں ہے وہاں وہاں تم ہو
میرے سرکار ہو مرے آقا — تم خدا کی قسم ہو ہاں تم ہو
تم سے پائی ہے خاک نے معراج — ”وجہِ تخلیق دو جہاں تم ہو“
چشمِ مایوس جب جہاں اُٹھے — پاسبانوں کے پاسباں تم ہو

حق بجانب ہے جو کہے ذوقیؔ
اس کی ہر سانس میں رواں تم ہو

☆

سلام

رازِ وحدت کے امیں اے نورِ یزدانی ، سلام
تاجدارِ انبیاء و نوعِ انسانی ، سلام
انتہائے حمدِ ربی عشقِ وجدانی ، سلام
رہگزارِ منزلِ اعجازِ عرفانی ، سلام
اے شفیع المذنبیں ، اے رحمت اللعٰلمیں
اے وُرودِ موردِ آیاۃِ قرآنی ، سلام
آپ ہیں نورِ حرم اے دو جہاں کے آفتاب
ممبرِ شمس الہدیٰ ، اعجازِ سبحانی ، سلام
آپ ہی کے دم قدم سے زندگی ہے زندگی
بھیجتا ہے خود خدائے ظلِّ رحمانی ، سلام
انکساری ، گر قبول افتد زہے عزّ و شرف
بے نواؤں کو بلا کر لیجے دربانی ، سلام
نعت کا موضوعِ ذوقی اپنی کچھ کاوش نہیں
جھک کے در پر دیتی ہے خامے کی پیشانی سلام

☆

نعت بطرح

''ان کے در پر قرار ملتا ہے''

جو نبیؐ پر نثار ملتا ہے
وہ بڑا ہوشیار ملتا ہے

نامِ امّی سے پیار ملتا ہے — لب سے لب باربار ملتا ہے
ان کو کہتے ہیں سب حبیبِ خدا — ''اُن کے ور پر قرار ملتا ہے''
عشقِ صادق ہے بس اُسی کا جو — سنتوں پر نثار ملتا ہے
جس کو پہچان ہے محمدؐ کی — وہ جہاں آشکار ملتا ہے
اللہ اللہ یہ ثوابِ درود — سو پڑھ تو ہزار ملتا ہے
عرش پر ہیں ملائکہ تو یہاں — مجمعِ چار یار ملتا ہے
ہر صحابیؓ کا آہنی کردار — روشنی کا منار ملتا ہے
کلمۂ لا الٰہ الله — جب بھی پڑھیے قرار ملتا ہے
جسم اطہر پہ بوریے کے نشاں — کس قدر انکسار ملتا ہے
نام لو تو زباں مہکتی ہے — تذکرہ گلعذار ملتا ہے
دو جہانوں میں مصطفیٰ جیسا — کیا کوئی تاجدار ملتا ہے؟

جن کو سچی طلب ہو اے ذوقیؔ
ان کو ہر اختیار ملتا ہے

☆

حبیبِ خدا

دل کا سکوں حبیبِ خدا آپ ہی تو ہیں
عنوانِ شوقِ صلِّ علیٰ آپ ہی تو ہیں
اپنے لئے خدا کا پتا آپ ہی تو ہیں
جن پر ملا خدا بھی فدا آپ ہی تو ہیں
لوح و قلم سے پہلے بھی تھا آپ ہی کا نام
شکل قرآں کتابِ وفا آپ ہی تو ہیں
دریا جہاں میں لطف و کرم کے بہا دیے
دونوں جہاں میں بحرِ عطا آپ ہی تو ہیں
دل پاک کرکے ہم کو خدا سے ملا دیا
بندہ نواز حق کی ندا آپ ہی تو ہیں
قائم ہے آپؐ ہی سے تو رعنائیِ چمن
جن سے ہر ایک پھول کھلا آپ ہی تو ہیں
ذوقی کو آسرا ہے سرِ حشر آپؐ کا
اُمید گاہِ جود و سخا آپ ہی تو ہیں

☆

زباں کو لفظ محمدؐ سے پیار ہوجائے

لبوں لبوں کا ملن باربار ہوجائے
زباں کو لفظ محمدؐ سے پیار ہوجائے
حضورؐ خواب میں ہوں دل بہار ہوجائے
مرا نصیب بڑا شاندار ہوجائے
گناہگار جہاں شرمسار ہوجائے
وہیں پہ رحمتِ پروردگار ہوجائے
درود پڑھتے ہی رہنا شعار ہوجائے
سفینہ امتِ عاصی کا پار ہوجائے
کوئی عمرؓ سے حضوری کا مرتبہ پوچھے
جو جان لینے چلے جاں نثار ہوجائے
وہ یارِ غار صحابہؓ میں جذبۂ صدیقؓ
جہاں حضورؐ نہ ہوں دل فگار ہوجائے
ہمیشہ لب پہ رہے لاالٰہ الااللہ
یہی عمل دمِ آخر شمار ہوجائے

پڑھے جو ایک تو دس ہوں جہاں ثوابِ درود
ہزار کوئی پڑھے دس ہزار ہوجائے
ادب سے کیوں نہ جھکے آسماں مدینہ پر
بہارِ خلد جہاں پر نثار ہوجائے
بندھے ہوں پیٹ پہ پتھر ہو ٹاٹ کا بستر
جہاں میں ایسا کوئی تاجدار ہوجائے
تمہیں ہو ساقیٔ کوثر نظر کا میخانہ
میں دور سے بھی جو دیکھوں خمار ہوجائے
مراقبہ کی فضا میں درود پڑھ پڑھ کر
جو سانس لے تو مجسم بہار ہوجائے
طوافِ شمس و قمر بھی اُنھیں کا صدقہ ہے
بنے تو چاند چراغِ مزار ہوجائے
دعا ہے روضۂ اقدس پہ ذوق ذوقؔی کا
قبول اب مرے پروردگار ہوجائے

☆

محبت رسولؐ کی

جس دل میں جاں گزیں ہے محبت رسولؐ کی
رکھتا ہے وہ عزیز شریعت رسولؐ کی
کلمہ ، نماز ، روزہ ہو حج ہو زکوٰۃ ہو !
فکر و عمل ہے اصل نیابت رسولؐ کی
جنت اُنہیں ملے گی کہ خیرالامم ہیں وہ!
کہلاتے ہیں جو آخری اُمت رسول کی
سب انبیاء میں رحمت عالم ہے اُن کی ذات
کی ہے قبول سب نے قیادت رسولؐ کی
ایسا کوئی جہاں میں کہیں تاجدار ہے؟
ٹوٹی چٹائی پر ہے قناعت رسولؐ کی
ہم امّتی حبیبِ خدا کے حبیب ہیں
مقبولِ بارگاہ ہے اُمت رسول کی

☆

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

یثرب کی فضا کم کوئی جنت سے نہیں ہے
میرے لئے آقا ، یہ تصور بھی حسیں ہے
اک عرش کا مہمان یہاں فرش نشیں ہے
اُف کتنی یہ خوش بخت مدینے کی زمیں ہے
قرآن ہی رہبر ہے وہی شرع متیں ہے
اور اُس سے جو باہر ہے وہ دنیا ہے نہ دیں ہے
جس طرح یہ سورج ہے فلک پر ہیں ستارے
ویسے ہی صحابہ میں مرا سرورِ دیں ہے
تا حشر وہی کار نبوت کے ہیں مالک
ہر ان کا عمل دعوتِ ایمان و یقیں ہے
ہے اوّل و آخر وہی اک نور مقدسؐ
تابندہ اُسی نور سے آدم کی جبیں ہے
فرقت میں ہی مرجائے نہ یہ ذوقیؔ ناکام
آقا ترے بن اُس کا یہاں کوئی نہیں ہے

☆

نعت بطرح

"دلوں سے کدورت مٹا دینے والے"

محمدؐ خدا سے ملا دینے والے ہر اک فاصلے کو مٹا دینے والے
نگاہوں سے پردے ہٹا دینے والے ہمیں منزلوں کا پتا دینے والے
محمدؐ وسیلہ ، خدا دینے والے وہ قرآن سا رہنما دینے والے
طلب سے بھی بے انتہا دینے والے نہ مایوس لوٹے صدا دینے والے
یہ مسجد ، یہ ممبر یہ روضہ ، یہ گنبد زمانے کو نورالہدیٰ دینے والے
وہ انداز دلکش ، وہ شیریں کلامی عدو کو بھی کلمہ پڑھا دینے والے
صحابہؓ کو لا کر دیارِ مدینہ تجلّی کا مرکز بنا دینے والے
وہ صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ منافق کے چھکے چھڑا دینے والے
حنین و تبوک اور بدر و اُحد میں شجاعت کا ڈنکا بجا دینے والے
ہمیں بھی خدا یا تو ایسا بنادے اشارے پہ سب کچھ لٹا دینے والے
طواف اُن کا کرتے ہیں شمس وقمر بھی وہ تاریکیوں کو ضیا دینے والے
انہیں کا سہارا ہے ہم عاصیوں کو جو محشر میں ہیں آسرا دینے والے

جمی ہی رہے بزمِ فردوس ذوقی
مزا دے رہے ہیں مزا دینے والے

☆

''نبیؐ کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے''

محمدؐ مصطفیٰ صلِ علیٰ ایسا نہیں کرتے
کسی سائل کو خالی ہاتھ لوٹایا نہیں کرتے
ہمیں پھر کیسے ملتی اشتیاقِ دید کی دولت
رسول اللہ دنیا سے اگر پردا نہیں کرتے
وہ جن کے دل میں روشن شمع ہے عشق محمدؐ کی
جمالِ دہر کو خاطر میں وہ لایا نہیں کرتے
تعلق تو کرے پیدا کوئی وہ عشق تو لائے
دو ٹکڑے چاند کے یوں ہی تو ہو جایا نہیں کرتے
یہاں تا حشر مہکے گی حدیثِ پاک کی خوشبو
یہ وہ گل ہیں محمدؐ کے جو مرجھایا نہیں کرتے
اخوت کے فدائی دیکھئے دست و گریباں ہیں
نبیؐ کے نام لیوا یوں انہیں رسوا نہیں کرتے
ہر اک رنج و الم کو ضبط کر لیتے ہیں اے ذوقیؔ
''نبیؐ کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے''

☆

ہر ہر قدم پہ شکر کا سجدا کریں گے ہم

طیبہ کی وادیوں کا نظارا کریں گے ہم
یعنی تجلیوں میں نہایا کریں گے ہم

چھٹ جائیں گی یہاں سبھی باطل کی ظلمتیں
حسنِ عمل سے ایسا اُجالا کریں گے ہم

وعدہ ہے ان کا ہم سے شرابِ طہور کا
دنیا کے میکدے کا بھلا کیا کریں گے ہم

وہ دن تو آئے جانبِ طیبہ اٹھیں قدم
ہر ہر قدم پہ شکر کا سجدا کریں گے ہم

آنکھوں میں اعتراف ندامت لئے حضورؐ
کب تک یہاں پہ ہجر میں تڑپا کریں گے ہم

صلِ علیٰ کہیں گے وہاں جھوم جھوم کر
ذوقیؔ جو دیدِ گنبد خضرا کریں گے ہم

☆

نعت بطرح

''ہم شہِ مدینہ کی روشنی میں چلتے ہیں''

اُسوۂ محمدؐ سے قلب یوں پگھلتے ہیں
جس طرح سے پروانے روشنی سے جلتے ہیں
گمرہٗ حقیقت جب راستی میں ڈھلتے ہیں
پتھروں کے پردوں سے آئینے نکلتے ہیں
مصطفیٰ تو اُس جا بھی بے تکان چلتے ہیں
جبرئیل کے بھی پر جس جگہ پہ جلتے ہیں
رازِ کائنات اُس دم آشکار ہوتا ہے
جب لبوں سے اُمّی کے زمزمے اُبلتے ہیں
آپؐ کا نہیں ثانی آپؐ کا نہیں سایا
آپؐ جس طرف جائیں ابر ساتھ چلتے ہیں
خاورِ شریعت ہے اب دیے بجھا ڈالو
آفتاب کے آگے کیا چراغ جلتے ہیں
آپؐ کا وسیلہ ہی بندگی کا ضامن ہے
یوں نجاتِ آدم کے راستے نکلتے ہیں
ہر قدم پہ منزل ہے اپنے واسطے ذوقیؔ
''ہم شہِ مدینہ کی روشنی میں چلتے ہیں''

نعت بطرح

"کونین میں وہ شمع جلائی حضورؐ نے"

امت کی یوں بھی شان بڑھائی حضورؐ نے
عرشِ بریں پہ کی ہے رسائی حضورؐ نے
جس نورِ جاوداں سے در و بام سج گئے
کونین میں وہ شمع جلائی حضورؐ نے
لات و ہبل سے کردیا ارضِ حرم کو پاک
اصنام سے نجات دلائی حضورؐ نے
پیغام ربط و انس و اخوت کے ساتھ ساتھ
کیسا بنایا بھائی کو بھائی حضورؐ نے
وحدت کا دے کے درس اُجالا قلوب کو
ذہنوں میں حق کی جوت جگائی حضورؐ نے
وہ بند مٹھیاں لئے منہ دیکھتا رہا
ہر کنکری سے مدح کرائی حضورؐ نے
حسن قمر نے اپنا گریبان شق کیا
انگلی کچھ اس ادا سے اٹھائی حضورؐ نے
ذوقیؔ ملا شفاعت مولیٰ کا حق بھی جب
کرلی قبول مدح سرائی حضورؐ نے

نعت نبی ﷺ

نعتِ نبیؐ نے دل کو غزل خواں بنادیا
"ہر مشکلِ حیات کو آساں بنادیا"
گلزارِ بے خزاں ہے حدیثِ محمدی!
لب کھل گئے جہاں سے گلستاں بنادیا
جب آگئے ضیائے صداقت لئے حضورؐ
تاریکیٔ جہاں کو چراغاں بنادیا
ہر اُمتی کے ہاتھ میں وحدت کا دے کے جام
محشر کے دن نجات کا ساماں بنادیا
حکم خدا پہ اپنی جبیں خم نہ کرسکا
اس بات نے فرشتے کو شیطاں بنادیا
جب پڑگئی نگاہ رسالت مآب کی
ذرّے کو آفتابِ درخشاں بنادیا
ذوقیؔ یہ فیضِ عشقِ رسولِ انام ہے
گونگے کو جس نے رشکِ سخنداں بنادیا

☆

نعت رسول خداؐ

نہ فتنے سر اٹھائیں زندگی میں اور نہ شر آئے
ذرا سا بھی اگر اپنی دعاؤں میں اثر آئے

ندامت سے جہاں گردن جھکے اور آنکھ بھر آئے
مشام روح مہکے ابر رحمت جھوم کر آئے

طوافِ سبز گنبد کے لیے شام و سحر آئے
نبیؐ کے نقش پا پر سرنگوں شمس و قمر آئے

لبِ امّی نے دفتر بھر دیئے علمی فصاحت کے
ترش کر کالی چٹانوں سے آئینے اُبھر آئے

ہدایت تو عطا ہوتی ہے سچے اُمّتی بن کر
نہ ہوں حساس تو کیسے تمیز خیر و شر آئے

ہمیں ہلکا سا سایہ بھی ملے گر کالی کملی کا
ہماری سمت چل کر خود سکونِ معتبر آئے

مدینے میں بلایا ہے تجھے آقا نے اے ذوقیؔ
پہنچ جاؤں گا اُڑ کر بس جو اتنی سی خبر آئے

☆

رطب اللساں میری

درودِ پاک میں ہے روح بھی رطب اللساں میری
نبیؐ کی نعت خوانی ہے متاعِ انس و جاں میری

وہی ہے جامِ کوثر کی تمنا حظِّ جاں میری
ازل سے روح پیاسی ہے مرے پیر مغاں میری

تڑپ کر دل سے کہتا ہوں جو میں صل علیٰ اُن کو
قریں محسوس کرتی ہے نگاہِ ہ٘راں میری

لیئے دست شفاعت میں لِوَاحُ الْحَمْد کا پرچم
مدد کو آپ آئیں گے شفیع المذنباں میری

نبیؐ نے ہر عمل کرکے ہر اک اُلجھن مٹادی ہے
مجھے درسِ قناعت دے کے فکر آشیاں میری

احدؐ، احمدؐ ، محمدؐ، ہاشمی، امی، ابوالقاسمؐ
یہی اسمائے حسنیٰ ہیں حیاتِ قلب و جاں میری

مرا جادہ تو ہے انسانیت کی دائمی منزل
رہِ صبر و رضا میں زندگی ہے امتحاں میری

وہی بس جانتے ہیں عشق کا معیار بھی ذوقؔی
چھپیں محبوب عالم سے نہیں بے تابیاں میری

☆

آستانہ آپ کا

عشق پرور ہے کلام شاعرانہ آپ کا
سجدہ گاہِ عاشقاں ہے آستانہ آپ کا

طور پر موسیٰ کو غش آیا تو راز افشا ہوا
جسم حق بیں میں تھا نورِ دلبرانہ آپ کا

آپؐ اوّل آپؐ آخر کیا زمیں کیا کائنات
ہر کہانی آپؐ کی سارا فسانہ آپؐ کا

ہاتھ میں اربع عناصر، آب و آتش، خاک و باد
سب خدائی آپؐ کی سارا خزانہ آپ کا

یاد آئی کیا گلیم رحمۃ اللعالمیں
مست ہے کالی گھٹا میں ہر دوانہ آپ کا

ہیں بروز حشر ، رحم رحمت اللعالمیں
وہ سیہ کاروں کو کملی میں چھپانا آپ کا

کلمہ طیب پڑھا اور گر گئے سجدے میں بُت
منزل وحدت سے گونجا جب ترانہ آپ کا

عرش اعظم کس نے دیکھا اور دیکھے تو کہے
اے نبی کچھ کم نہیں ہے آستانہ آپ کا

جھوم جھوم اٹھا میں ذوقی پڑھ کے سبحان الذی
یاد آجاتا ہے سوئے عرش جانا آپ کا

نعتیہ جواب خط

خدا کے نام سے ہے ابتدا جو اسمِ اعظم ہے
سلامِ شوق بھی پہنچے کہ یہ آقاؐ کی سنت ہے
تمہاری خیریت پا کر یہاں سب کو مسرت ہے
دعا میں یاد رکھتے ہو ، محبت ہے عنایت ہے
نہ یہ کاوش ہے کچھ اپنی نہ یہ مضمونِ حیرت ہے
نہ دیکھو مدعا کیا ہے یہ دیکھو کس سے نسبت ہے
فقط تصویر پہنچا کر ہمارا دل جلاتے ہو!
نظارا تم کرو روضے کا ہم ترسیں یہ حالت ہے
مدینے پاک میں تم سوچتے ہو گھر کے بارے میں
یہاں کی یاد آتی ہے ہمیں تو اس پہ حیرت ہے
خدا وہ دن نہ لائے جب کہوں میں دل سے پچھتا کر
مدینے جا کے کیوں آیا جہاں آنکھوں کی جنت ہے
جسے آقاؐ کی قربت ہے رفاقت ہے قناعت ہے
قسم اللہ کی اُس کی فقیری بادشاہت ہے
ازل سے میں تو پیاسا ہوں مدینے کے نظاروں کا
جہاں پر ساقیٔ کوثرؐ کی رندوں پر عنایت ہے

دعا بھی تم نہیں کرتے غنیؔ ہو کر گئے یہ کنجوسی!
ہمیں اتنا ہی لکھ دیتے چلے آؤ کہ دعوت ہے
جو اَب روضے پہ جاؤ تو فقط اتنا ہی کہہ دینا
خدا ہی جانتا ہے جو کہ مہجوروں کی حالت ہے
اُن آنکھوں کو میں تکتا ہوں جو روضہ دیکھ آئی ہیں
تسلی کچھ نظر کی ہو جو محرومِ زیارت ہے
خطوط آدھی ملاقاتیں ملیں گے پھر خدا حافظ
یہی ہے ذوق ذوقیؔ کا بڑی ہی یہ سعادت ہے

☆☆

قطعہ

دنیا سرائے فانی زمانہ سراب ہے
مومن جو باعمل ہے وہی کامیاب ہے
نور خدا و صاحب ام الکتاب ہے
اب کیا بتائیں میم کا رخ پر نقاب ہے
بحر عطا ، کہ منبع احساں کہیں جسے
وہ پاسبانِ داورِ روزِ حساب ہے

☆

منقبت قطع بند طرح میں

مصرعہ طرح: ''سوال یہ ہے کہ گوہر نئے نکالے کون''

''سوال یہ ہے کہ گوہر نئے نکالے کون''
اگر نکال بھی لے تو اُنھیں اُجالے کون

اَنا پہ جان جو دے حق کو حق بنالے کون
ملیں تو ہاتھ مگر دل سے دل ملالے کون

تمام اِمامؑ پہ ہو ، ابتدا ہوں اسمٰعیلؑ
بکھیر دے یہاں پھر دین کے اُجالے کون

زباں پہ حق ہے مگر دل ہے حق سے بیگانہ
حسینؑ کی طرح پھر حق پہ سر کٹا لے کون

جہاں ہو رہبری خودغرضیوں کے سائے میں
بتاؤ رہزنوں! اب ملک کو بچالے کون

تراشے موتی بھی انمول تو نہیں ہوتے
وفا و پیار کی قیمت یہاں لگا لے کون؟

وہ شعر جن سے کہ ذوقؔی کا ذوق جاگ اُٹھا
ہمیں سُنا گیا اشعار وہ نرالے کون؟

منقبت تاج الدین اولیاءؒ ناگپوری

جہاں تو مکیں ہے مرے تاج والے
اماں بھی وہیں ہے مرے تاج والے
یہ عینِ یقیں ہے مرے تاج والے
کہ تو تاجِ دیں ہے مرے تاج والے
وہاں ناگ پُر میں ترا آستانہ
دلوں کی جبیں ہے مرے تاج والے
حضوری میں پاسِ ادب سے مرا دل
مچلتا نہیں ہے مرے تاج والے
خدا مشکلیں کیوں نہ آسان کردے
تو فیضِ مبیں ہے مرے تاج والے
خدا کی امانت تری ہر کرامت
تو اُس کا امیں ہے مرے تاج والے
یہ حسنِ ولایت کسی میں نہ دیکھا
تو سب سے حسیں ہے مرے تاج والے
بتا تیرا ذوقی ہے کیوں دور تجھ سے
کہ تو دوربیں ہے مرے تاج والے

☆☆☆☆

قطعہ بند حمد و نعت

خالق تو جز و کل کا بس تو ہے یا الٰہی
موجد بھی فہم کل کا بس تو ہے یا الٰہی
اے حاکمِ حقیقی دونوں جہاں کے مالک
زیبا ہے خاص تجھ کو دونوں جہاں کی شاہی

کیا کچھ جہاں میں حاصل نعمت نہیں ہے تم کو
پھر بھی تو سوچنے کی فرصت نہیں ہے تم کو
مغرور تاج داروں عبرت نہین ہے تم کو
کے دن کی زندگی ہے کے دن کی بادشاہی

دنیا کو سوچتا ہے جو کچھ گزر رہا ہے
نقصان کا عمل ہے دل کی جو کر رہا ہے
مردانِ حق نہ پوچھو کیا میرا فیصلہ ہے
گریہ ہے اور میں ہوں اور میری روسیاہی

در در جو پھر رہا ہے بیکار معصیت سے
گھر گھر کے آرہے ہیں ادبار معصیت سے
کیا پیشِ حق کرے گا انکار معصیت سے
ہر عضوِ تن ہمارا دے گا وہاں گواہی

مایوسیاں ہیں دل میں بربادیوں کی صورت
ہر روز چھارہی ہے دل میں نئی خجالت
عصیاں کے خوف سے ہے دونوں کی اب یہ حالت
چہرہ ہے زرد اپنا دل کا ہے رنگ کاہی

بے فکر ہوگیا ہے پرسش کا خوف کیسا
کردار اور عمل میں آیا ہے فرق کیا کیا
تو بن گیا ہے ذوقی دیدہ دلیر اتنا
کیا حق سے کرسکے گا انکارِ بے گناہی

☆☆☆☆

...شفیع الوریٰ آپ نے

بزمِ یزداں میں میرا کیا تذکرا آپ نے یا شفیع الوریٰ آپ نے
یوں بھی دستِ کرم کا سہارا دیا آپ نے یا شفیع الوریٰ آپ نے

حق سے معراج کی شب ہوئے جب بہم کیا مزے کی تھیں باتیں خدا کی قسم
اتَّحِیات میں کہہ دیا برملا آپ نے یا شفیع الوریٰ آپ نے

غور سے میمِ اِحمد جو دیکھے بشر اَحد صاف اِحمد میں آئے نظر
راز میں میم کا خوب پردا رکھا آپ نے یا شفیع الوریٰ آپ نے

بس خیال اپنی اُمت کی بخشش کا تھا ہم کو معراج میں بھی نہ بھولے ذرا
اور وہیں حق سے بخشش کا وعدہ لیا آپ نے یا شفیع الوریٰ آپ نے

ہم بہشت و جہنم سے انجان تھے سب برائی بھلائی میں نادان تھے
کس نے یہ نیک و بد ہم کو سمجھا دیا آپ نے یا شفیع الوریٰ آپ نے

اتنا ناشاد کیوں غم سے ذوقی ہے تو سب بھلا کر ذرا دیکھ **لاتقنطوا**
کس نے قرآں دِکھا کر یہ احساں کیا آپ نے یا شفیع الوریٰ آپ نے

☆☆☆☆

امیدوارِ مغفرت

ساقیٔ کوثر ہیں اپنے یارِ غارِ مغفرت
آخرت ہے میکدہ ہم بادہ خوارِ مغفرت

ذوق کی نظریں اگر ہیں دیکھ رحمت کے چمن
کھل رہے ہیں ہر طرف کیا لالہ زارِ مغفرت

حشر میں شرمندگی سے منہ چھپا کر آؤں گا
لاج رکھ لینا وہاں پروردگارِ مغفرت

مجھ سے پہلے میرے ہم مشرب اگر بخشے گئے
خلد میں بھی دل میں کھٹکے گا یہ خارِ مغفرت

اس طرف بھی اک نظر اے رحمت ربِّ غفور
آپ کا ذوقیؔ بھی ہے امیدوارِ مغفرت

☆☆☆☆

نعتیہ غزل

نعت کہنے کی تمنا جب بھی جی میں آگئی
بددلی سب مٹ گئی ، جاں شاعری میں آگئی

تیرگی ہی تیرگی تھی زندگی میں چار سو
آپؐ کی آمد سے دنیا روشنی میں آگئی

جب ہوئے ایماں مکمل مل گئی معراج بھی
پھر نمازِ پنج وقتہ زندگی میں آگئی

راست گوئی، کیا امانت، کیا پڑوسی کے حقوق
شانتی جگ کی ندائے احمدی میں آگئی

حفظ ایمان و یقیں کا دھیان جس دل میں رہا
اپنی فکر آخرت بھی ہر کسی میں آگئی

جب ہوئے مخلص عمل ذوقیؔ ملی مقبولیت
کاوش ایثار و قربانی وحی میں آگئی

☆☆

ہوگئی آپؐ کی بشارت کیا؟

حیف ! تجھ کو ہے واقفیت کیا؟ کیا جہنم ہے اور جنت کیا؟

کیا دکھاوا ہے اور عادت کیا؟ کیا عبادت ہے استقامت کیا؟

وردِ یٰسین ، آیۃ الکرسی جانتا ہے کہ ہے فضیلت کیا؟

اذن حق ہے اذانِ کا مفہوم سوچنے کی نہیں ہے فرصت کیا؟

شکر اللہ کا ہوں مسجد میں گھر سے چلتے ہوئے تھی نیت کیا؟

نیک اعمال آج ہی کرلوں کل میں زندہ رہوں، ضمانت کیا؟

احتسابِ عمل تو کر اپنا جانتا ہے کہ ہے قیامت کیا؟

بَن خدا کے حبیب کا طالب سب ہی تیرا ہے، صرف جنت کیا؟

رُخ دکھا کر نکیر پوچھیں گے جانتے ہو تم اِن کی بابت کیا؟

کتنا بشاش آج ہے ذوقی
ہو گئی آپؐ کی بشارت کیا؟

☆☆

حمد و نعت

تو ہے رحیم اور میں بندہ گناہگار
بندوں کو بخش دے ، ہے فقط تیرا اختیار

خلاّقِ دو جہاں ہے تو ، سب پر ہے آشکار
کس طرح نعمتوں کا کوئی کرسکے شمار

"ہے خاتم النبیؐ کا یقیں دل میں استوار"
ہوں گے وہی تو حشر میں امت کے غم گسار

یا رب ! نہ لے حساب مرا اُن کے سامنے
کوتاہیوں سے میری نہ ہوجائیں سوگوار

یا رب ! دکھادے ایک جھلک حسنِ یار کی
ہوجاؤں انؐ کے چہرۂ انور پہ میں نثار

اخلاق کی نہیں ہے مثال آپؐ کے کوئی
دشمن بھی کرکے دشمنی ہو جائیں شرمسار

☆☆

خالق کائنات

حمد ہو تیری اے خدا کیسے! بے طلب امتی بنا کیسے!
ہو ادا شکریہ تو ہو کیونکر میں مسلمان بن گیا کیسے!
میں کہوں بن، تو کچھ نہیں بنتا تو کہے ہو، تو ہو گیا کیسے!
خالق کائنات مجھ کو بھی کچھ نہ ہونے پہ سب دیا کیسے!
تو نے بخشی ہے جرأت گفتار تو نہ دیتا تو بولتا کیسے؟
تخم گندم چکھا تھا آدم نے میں گنہگار ہو گیا کیسے؟
کون تھا پھر حجاب ہستی میں
میں جہاں سے گزر گیا کیسے؟

☆☆

قطعہ

اب عمرؓ چل پڑے حضوری میں سنگ خارا پگھل گیا کیسے؟
جان لینے چلا تھا جو گھر سے جاں نثار اُنؐ کا ہو گیا کیسے؟

☆☆

تحریک ایمانی

خدا کے نام ہی سے ابتدا ہو تا کہ برکت دے
اُسی کی بخشش و رحمت وہی عالم میں عزت دے
ہے اس سے کون بڑھ کر جو خدا کی سمت دعوت دے
عمل ہوں جس کے ایمانی جو وحدت کی شہادت دے
قسم حسن زمانہ کی گیا انسان گھاٹے میں
جہانِ چند روزہ کا رہا مہماں خسارے میں
مگر وہ جو مبارک ساعتوں کی قدر کرتے ہیں
رہِ تاریک میں جو روشنی بن کر اُبھر تے ہیں
جو اپنی پاکبازی میں کنول کی شکل رہتے ہیں
یقیں کے نور میں پلتے ، عمل کی شکل رہتے ہیں
زمیں پر پیکر اخلاق بن کر پھیل جاتے ہیں
جو جاں کی آزمائش ہو تو جاں پر کھیل جاتے ہیں
جو اپنی آخرت کی فکر ، فکر قبر کرتے ہیں
قناعت کم پہ کرتے ہیں لکھے پر صبر کرتے ہیں
جو اپنی آخرت کھو کر فقط دنیا کماتے ہیں
تو پھر دونوں جہانوں میں بھی وہ گھاٹا کماتے ہیں

جنہیں دنیا کے بدلے آخرت مطلوب ہوتی ہے
انہیں اعمالِ صالح کی تجارت خوب ہوتی ہے
مقاصد جن کے اونچے اور اونچا بخت ہوتا ہے
زمانے میں اُنہیں کا امتحاں بھی سخت ہوتا ہے
غرض سے پاک ہو جاتی ہے جب مخلوق کی خدمت
تبھی ہوتی ہے روشن دَہر پر اسلام کی عظمت
نبوت اُنسیت کا جام انساں کو پلاتی ہے
نبوت زندگی کو بندگی کا گُر بتاتی ہے
نبوت آدمیت کا سبق ہم کو سکھاتی ہے
بنائے امن عالم دین فطرت کو بناتی ہے
نبیؐ کے نور سے ہر ذرّہ تاباں ہوگیا جگ میں
دمکتے اِن ستاروں سے چراغاں ہوگیا جگ میں
سکوں کی کھوج میں انساں ہے اُکتا کر جھمیلوں سے
شب تاریک ہو جائے گی روشن ان چراغوں سے
یہی وہ جام وحدت ہے کہ دنیا جس کی پیاسی ہے
تلاشِ حق میں سرگرداں جہاں ایک ایک باسی ہے
رہِ اسلام پر ہی گامزن جو نیک خو ہوگا
رہے گا امن سے دونوں جہاں میں سرخرو ہوگا

اسلام

الفؔ احکام کا اور سینؔ ہے اس میں سلامت کا
اسی سے معنی و مفہوم ظاہر ہے اطاعت کا
نہاں ہے لاالٰہ کا راز بھی اس 'ل' کے اندر
اشارا جس کا ہے اسلام کے اس لاؔم کے اندر
محمدؐ ہیں رسول اللہ ، یہ ہے میم کا مقصد
نمایاں اس سے ہے اسلام کی تعلیم کا مقصد
یہی کرتا ہے واضح میؔم جو آخر میں آیا ہے
پیمبرؐ آخری ہے آخری مذہب بھی لایا ہے
یہی ہے مسئلوں کا حل جو انساں کی ضرورت ہے
دیا تھا امن کا پیغام جس نے یہ وہ امت ہے
صحابہؓ جن کو کہتے ہیں نبیؐ پر جان دیتے تھے
ملے جو حکم بھی ان کو اُسے وہ مان لیتے تھے
جو صورت میں تو انساں تھے، پہ سیرت میں فرشتہ تھے
وہ انسانوں کے رنج و غم رہتے دل گرفتہ تھے
انہیں کی جہد سے پھیلی ہے یہ اسلام کی خوشبو
کہ ساری خوشبوؤں میں اک یہی ہے کام کی خوشبو

منظوم چہل حدیث مبارکہ

خدا کے نام ہی سے ابتدا ہو تا کہ برکت دے
اسی کی بخشش و رحمت وہی عالم میں عزت دے
خدا پر لاؤ ایماں اور کرو دل سے قبول اپنے
سماوی سب کتب برحق فرشتے اور رسول اپنے
قیامت ، حشر ، دوبارہ حیاتِ بے قضا برحق
وہی کاتب ہے ہر اچھی بری تقدیر کا برحق
عذاب و قبر برحق اور میزاں عدل پر ہوگا
حساب و پل صراط اور اُس پہ ہر ممکن سفر ہوگا
بنایا خیر و شر خالق ہے اس کی ایک ذات ایسی
کہ جس نے لفظ کُن کہہ کر بنادی کائنات ایسی
گواہی دو کہ اک اللہ کو اپنا خدا مانو
سوا اس کے نہیں معبود کوئی خلق کا جانو
شہادت دو وہ بندے ہیں رسول ، اللہِ واحد کے
محمدؐ رہنما ، سچے خدا کی راہِ واحد کے
نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے رسول پاک کی بیشک
کلیدِ خلد ، خوشنودی شہِ لولاک کی بیشک

نمازی کے گنہ اعضا سے یوں گر پڑتے ہیں سارے
خزاں میں ڈالیوں سے جیسے پتّے جھڑتے ہیں سارے
نمازیں ہیں، تو قائم ہیں، ستون اسلام کے صاحب
کہ جیسے سَر نہ ہوں تو جسم ہیں بس نام کے صاحب
پڑھو پانچوں نمازیں کر کے تم کامل وضو صاحب
توجہ وقت پر ہو دل سے ہونا قبلہ رو صاحب
پڑھو یکسوئی سے پانچوں نمازیں اس طرح صاحب
مجھے پڑھتے ہوئے تم دیکھتے ہو جس طرح صاحب
خشوعِ دل سے ہوں سارے رکوع و سب سجود اپنے
کہ جیسے سامنے نظروں کے ہو حق کا وجود اپنے
تمام اعمال میں پہلے نمازوں کا حساب ہوگا
نمازیں جس کی پوری ہوں وہی بس کامیاب ہوگا
نمازِ فجر و ظہر و عصر و مغرب کر عشاء قائم
جماعت سے ہوں عیدیں اور جمعہ بھی ہو ترا قائم
نہ چھوڑو وتر واجب تین ۳، پارہ ۱۲ سنتیں ہر دن
تراویح کے مہینے میں اُسے پڑھتے رہیں مومن
نماز اہتمامی ہے تو کُل اعزاز پاؤ گے
کشادہ رزق، قبر و حشر جادہ ساز پاؤ گے

بروز حشر ہوں گے یہ سوال انسان سے رب کے
جواب ان کا ضروری ہے قدم جم جائیں گے سب کے
بسر کی زندگی کیسے ، جوانی کن طریقوں سے
کمائی کتنی جائز تھی ، اُٹھایا کن سلیقوں سے
خدا کی نعمتیں پا کر ، بتاؤ شکر کتنا تھا
وہ تھا جائز کہ ناجائز بتاؤ ، صرف کیسا تھا
ہوا ، پانی ، غذا ، میوے ، سکوں گھر کا چراغ اپنے
شباب و تندرستی ، کان ، ناک ، آنکھیں ، دماغ اپنے
دیا تھا علم جو تجھ کو ، عمل کیا کر کے دکھلایا
خلوص قلب کتنا تھا اُسے کس کس کو سکھلایا
وہ کیسا امتحاں ہوگا خدا حافظ ہے اس دن کا
سوال آسان ہے لیکن جواب آساں نہیں جن کا
نظر کر اُمّتی ، تو سات سالہ طفل پر اپنی
نماز اس کو سکھا ہر تربیت سے پیشتر اپنی
وہ ہوں دس سال کے ، گزریں نمازیں چھوڑ کر اپنی
کرو تنبیہ اور مارو محبت توڑ کر اپنی
نمازوں کا اڑا دینا ہے ایسی خوف کی گھٹنا
کہ جیسے جان و مال اولاد ، سب کچھ لٹ گیا اپنا

کرو ایسا وضو دل معصیت سے پاک ہو جائے
تلاوت یوں کرو ، قرآن کا ادراک ہوجائے
صفوں کو یوں کرو قائم نہ رہ جائے خلا کوئی
سنن اور مستحب آداب میں رکھو رضا جوئی
برائی جب کوئی ہوتی نظر آئے تجھے ، بندے
ترے قابو میں ہوتو ، اس کو بڑھ کے روک دے ، بندے
نہ ہو جرأت ، زباں ہی سے فقط انکار تو کردے
گزر کر خامشی سے بات کا اظہار تو کردے
اگر تو نے برائی کو بُرا دل سے کہا تیرے!
پھر اس سے کم کوئی درجہ نہیں ایمان کا تیرے
نہ چھوڑو فرض روزوں کو اگر ماہِ صیام آئے
بہ حسب مقدرت حج کا بھی تجھ کو اہتمام آئے
زکوٰۃِ فرض دے جب تجھ پہ اتنا مال ہو جائے
ادا کردے ہر اُس مقدار کو جب سال ہو جائے
مرتب ہے خلوصِ دل پہ نیت کا مدار آخر
ہماری نیتوں پر ہے ، بدل کا انحصار آخر
کسی بھی شرک سے ہے پاک ذات کبریا ، بندے
علاوہ کفر ، نافرماں نہ بن ، ماں باپ کا بندے

نجات. اعمال پر ہوگی ، بقولِ مصطفیٰ ، جانو!
لحد ہے باغ جنت کا ، کہ دوزخ کا گڑھا ، جانو
حفاظت میں رکھے جس نے زبان و شرم گہ اپنی
یقیناً پا گیا وہ پارسا جنت پناہ اپنی
نہ جھک جاؤ زمانے کی خوشی کے سامنے صاحب
نہ دو جھوٹی شہادت بھی کسی کے سامنے صاحب
نصیحت اور دعوت دین ہی کا کام ہے بھائی
عوامی خیر خواہی مذہب اسلام ہے بھائی
عفیفہ عورتوں پر اب لگائی جائے نا تہمت
یتیموں کے تحفظ میں نہ برتے اب کوئی غفلت
خدا یا مکر سے شیطان کے بچنے کی طاقت دے
کرم فرما ضعیف امت پہ ہر شر سے حفاظت دے
اسے پہنچاؤ اوروں تک کہ جو مجھ سے سنو صاحب
ذرا سی ہی وہ اک آیت اگرچہ کیوں نہ ہو صاحب
بڑے انمول، موتی ہیں گراں مایہ کہو صاحب
ندائے ''بلغو عنی مولو آیہ '' پڑھو صاحب
ستاروں کی طرح میرے صحابہ ہیں قیامت تک
ملے گی رہبری اُن کی عقیدت سے ہدایت تک

پسند اپنے لئے رکھتا ہے تو جس چیز کو پہلے
تو اوروں کے لئے بھی رکھ ، اُسی تجویز کو پہلے
سبب کیسا بھی ہو، تو مت چھپا حق بات کو بندے
جو پوچھا جائے کہہ دے برملا حق بات کو بندے
کسی کی بھی اُڑاؤ مت ہنسی اس سے بچو دیکھو
کسی کوتاہ قد کو پستہ قد بھی مت کہو دیکھو
بچو ہر جھوٹ سے شیطانی حرکت سے بچو، دیکھو
نہ ہرگز پیروی شر کے اشاروں کی کرو دیکھو
تم اپنے دین پر ترجیح دنیا کو نہ دو پیارو
بس اپنی آخرت پیش نظر ہر دم رکھو پیارو
کسی کی بھی چغل خوری و غیبت مت کرو دیکھو
گرفت حق سے تم ہر حال میں بچتے رہو دیکھو
خدا کی نعمتوں کا شکر جو کرتے چلو گے تم
تو پھر مایوس کیوں اللہ کی رحمت سے ہوگے تم
مئے گلفام کی حرمت کو شدت سے کرو قائم
خدا کی جھوٹی قسموں سے بھی تم بچتے رہو دائم
نہ حاوی ہو تمہاری خواہش نفسانیت تم پر
تمہارے دل سے مٹ جائے نہ فکر آخرت جم کر

طلب چاہیں بہر صورت خدا کی ذات سے بندے
رکھیں امید پھر کیوں اس کی مخلوقات سے بندے
رُکے لایعنی باتوں سے تمہاری یہ زباں دیکھو
نہ مٹ جائیں کہیں اس سے تمہاری نیکیاں دیکھو
حصول علم کر کے کر لیا جس نے عمل پورا
تو حاصل سے سوا دے گا خدا اُس کو بدل پورا

☆☆☆☆

رسولِ خداؐ کا طائف کا سفر

نوٹ:- اس نظم میں کچھ اشعار میں تصرف کے لیے حفیظ جالندھری کی روح سے معذرت ہے۔

روایت ہے وہ دسواں سال تھا عہد نبوت کا
کہ ٹوٹا آخری رشتہ بھی انسانی حمایت کا

اٹھا سر سے چچا کا سایۂ لطف و کرم آخر
ابو طالب تھے بے طالب گئے ملکِ عدم آخر

نبیؐ کی باوفا بیوی خدیجہؓ طاہرہ گزریں
تسلی باش ہم و غم میں پابند رضا گرزیں

پریشان ہی رہے دن رات آقاؐ دین کی خاطر
سبھی نبیوں سے زیادہ دُکھ اُٹھایا دین کی خاطر

مرے آقاؐ نے کی برداشت ہجرت دین کی خاطر
صعوبت پر اُٹھائی ہے صعوبت دین کی خاطر

بحکم ربِّ کعبہ چھٹ گیا گھر دین کی خاطر
پڑیں دو دو طلاقیں بیٹیوں پر دین کی خاطر

غلامانِ محمد تھے حبش میں مجتہد، اکثر!
یہاں مکّے میں چند افراد تھے دمسازِ پیغمبر

صحابہؓ تھے پہ مٹھی بھر خدا کی آزمائش میں
گھِرا تھا ہر کوئی صبر و رضا کی آزمائش میں

نہ ہوسکتا تھا وہ تنہا بھی غیر اللہ سے خائف
چلا اک روز مکّے سے نکل کر جانب طائف

یہ سوچا صاحب ایمان کی تعداد بڑھ جائے
کہ طائف سے فروغِ دین کی بنیاد بڑھ جائے

وہاں طائف کے باشندے روادار و شریف ہوں گے
حقیقت کی تمیز ہوگی روایت کے سقیف ہوں گے

عدو کے حوصلے ٹوٹیں ستانے کی نہ جرأت ہو
بڑھے جو دین کا غلبہ مسلمانوں کو راحت ہو

ملاقاتِ خصوصی کی سمجھ داروں سے طائف کے
نبیؐ نے ابتدا کی تین سرداروں سے طائف کے

پہنچ کر اُن کی مجلس میں تعارف خود کا کروایا
محمدؐ نام ، مرسل ہوں خدا کی راہِ واحد کا

تمہارے واسطے لطف و عنایت لے کے آیا ہوں
فلاحِ دین و دنیا کی میں دعوت لے کے آیا ہوں

گواہی دو کہ اک اللہ کو اپنا خدا مانو
سوا اُس کے نہیں معبود کوئی خلق کا جانو

شہادت دو یہ بندہ ہے رسول، اللہِ واحد کا
پیمبر آخری ہوں میں خدا کی راہِ واحد کا

خلاف رسم پیش آئے روایت سے بغاوت کی
نہ ٹھہرایا نہ بٹھلایا نہ نصرت کی نہ دعوت کی!!

نبیؐ کے ساتھ بدبختی سے پیش آئے رعونت سے
بڑا سردار ان میں تھا وہی بولا حقارت سے

کہا، کیا خوب کی اللہ نے بندوں کی دلجوئی
نبیؐ تجھ کو بنا بھیجا عرب بھر میں نہ تھا کوئی

چلو گر مان لیں سچی ہے تیری راست گفتاری
تو ایسی بات رد کرنا ہے گستاخی بڑی بھاری

جو سمجھیں جھوٹ گر اِس کو تو ڈرنا چاہیے تجھ سے
کسی کو بات ہی کوئی نہ کرنا چاہیے تجھ سے

مہذب جن کو سمجھا تھا درندے وہ نظر آئے
دکھائی اتنی خودرائی ذلالت پر اُتر آئے

یہ طعنِ سوقیانہ سُن کے بھی ہادی نہ گھبرایا
اُٹھا وہ درمیاں سے اور بے خوفی سے فرمایا

جو حق پر دل نہیں جمتا تو اچھا خیر جانے دو
یہ پیغامِ ہدایت شہر والوں کو سُنانے دو

کہا فوراً نکل جاؤ جہاں چاہو چلے جاؤ
پہاڑوں کے نگر سے حوصلے اپنے ٹکراؤ

یہ سن کر شہر کی جانب چلا اسلام کا ہادیؐ
سنایا قیدیانِ لات کو پیغامِ آزادی

مگر بھڑکا دیا لوگوں کو ان تینوں شریروں نے
دکھائی شیطنت شیطان کے سچے مشیروں نے

لگایا پہلے بچوں کو کہ چیخیں تھالیاں پیٹیں
مچائیں شور و غوغا دف بجائیں تالیاں پیٹیں

بڑھے آقا کے گردا گرد پتھر لے کے دیوانے
لگے بارانِ سنگ اس رحمت عالم پہ برسانے

وہ سینہ جس کے اندر نورِ حق مستور رہتا تھا
وہ غم سے شق ہوا جاتا بدن سے خون بہتا تھا

جگہ دیتے تھے جن کو حاملانِ عرش آنکھوں پر!
وہ نعلین مبارک خاک و خوں میں بھر گئے یکسر

وہ ابر لطف جس کے سائے کو گلشن ترستے تھے
یہاں طائف میں اس کے جسم پر پتھر برستے تھے

نہ گرنے دیتے پاکیزہ لہو دھرتی کے سینے پر
نہ آئے زلزلہ کوئی نہ آنچ آئے سفینے پر

تبھی سرکارِ دو عالم نے حق سے یوں دعا مانگی
سکونِ قلب مانگا خوئے تسلیم و رضا مانگی

ضعیفوں کا تو ہی رب ہے مرے مالک مرے مولیٰ
مجھے سب کچھ گوارا ہے رضا تیری ترا غصہ

رُخِ روشن کے صدقے قوم کو چشم بصیرت دے
الٰہی رحم کر ان پر انھیں نورِ ہدایت دے

بچالے دشمنوں سے بے خبر انجان لوگوں سے
حفاظت تیری کافی ہے مجھے نادان لوگوں سے

ربوبیت یہ تری ہے کہ جو گھر گھر اُجالا ہے
تو سارے رحم والوں سے زیادہ رحم والا ہے

جہالت ہی نے رکھا ہے صداقت کے خلاف ان کو
بچارے بے خبر انجان ہیں کر دے معاف ان کو

دعائے عجز سُن لے تو نہ طاقت ہے نہ قوت ہے
مجھے تیری ضرورت ہے فقط تیری ضرورت ہے

خدا کی شانِ قہاری کو اس پر جوش آنا تھا
ملائک اور سیاحیں کو پورا ہوش آنا تھا

پہاڑوں کے فرشتے نے دیا اپنا سلام آکر
کہا جو حکم ہو تو اِن سے لے لیں انتقام آکر

اگر ارشاد ہو ہو تو ہم ملادیں اِن پہاڑوں کو
کچل دیں ان کے چہرے پیس ڈالیں انکی داڑھوں کو

نبیؐ اللہ کی ذاتِ کریمی نے یہ فرمایا
یہ سچ ہے ان میں سے کوئی ہدایت پر نہیں آیا
توقع ہے کہ یہ اک دن ہدایت یاب کہلائیں
جو یہ بھٹکے رہیں تو ان کی نسلیں منزلیں پائیں

☆☆

حضرت عمرؓ فاروق کا اسلام لانا

حکایاتِ صحابہؓ سے مخفف ایک قصہ ہے
عمرؓ فاروق کا اسلام جو حضرت نے لکھا ہے

یہ ہے اس وقت کا قصہ وہ جب ایماں نہ لائے تھے
جہالت کی فضا میں روشنی حق کی نہ پائے تھے

اناڑی وہ کہتے جاتے تھے اونٹوں کے چرانے میں
پولس پلٹن کے موجد پھر وہ کہلائے زمانے میں

شقاوت گھنونے کارناموں پر اُبھر تے تھے!
جو زندہ بیٹیوں کو دفن کر کے فخر کرتے تھے!!

عرب بھر میں پہلواں تھے بہادر صاحب تن تھے
وہ جب سچے نبیؐ کے اور مسلمانوں کے دشمن تھے

ندائے فتح و نصرت بن کے پھر اسلام میں آئے
خلیفہ دوم ، امیرِ کل عمرؓ فاروق کہلائے!!

ابھی تک دبدبہ ہے آپ کی فہم و فراست کا!
بیاں ہے عدل اور انصاف لاثانی خلافت کا!

ہوا جب مشورہ مکّے کے سارے دشمن دیں میں
لگے کرنے نبیؐ کے قتل کر دینے کی تجویزیں

وہ سب بولے یہ مذہب اس طرح تو رک نہیں سکتا
محمدؐ زندہ ہے جب تک یہ جھگڑا چُک نہیں سکتا

عمرؓ بولے یہ قصہ ہی چکا دیتا ہوں میں جا کر
ابھی دیتا ہوں سر اس ہادیٔ اسلام کا لا کر

وہ کافر فخر سے بولے کہ بیشک تم جیالے ہو
تمہارے بس کا ہے یہ کام تم ہی کرنے والے ہو

کہا بوجہل نے میری یہ نرمی کا نتیجہ ہے
تو بولا بولہب میں کیا کروں میرا بھتیجا ہے

غضب کے وَلولے اُس محفل حق پوش میں اُٹھے
عمرؓ نے کھینچ لی تلوار پورے جوش میں اٹھے

لیے شمشیر لہراتی چلے خطّاب کے بیٹے
نظر شعلہ، قدم آندھی وہ پیچ و تاب اُن کے تھے

اچانک اک صحابیؓ سے ہوئی مڈبھیڑ رستے میں
وہ بولے اے عمر! یہ کیا، نظر آتے ہوں غصے میں

کہا میں قتل کرنے جا رہا ہوں اس پیمبر کو!
کہ جس نے مخمصے میں ڈال رکھا ہے عرب بھر کو

وہ بولے کچھ خبر لے لو ذرا اپنے گھرانے کی
کہ ہمشیرہ تمہاری مسلمہ ہے اک زمانے کی

وہی کیا سارا کنبہ ہے، بہ ایں انعام مدت سے
ہے بہنوئی بھی تیرا لاچکا اسلام مدت سے

سُنیں گے جاں نثار اُن کے وہ کیا بدلہ نہیں لیں گے
وہ اس قتل کے بدلے میں تجھ کو قتل کر دیں گے

عمر بولے مجھے کیوں ہاتھ سے بے ہات کرتا ہے
مسلماں ہوگیا کیا تو کہ اتنی بات کرتا ہے

عمرؓ سے سعدؓ بولے سُن کہ ہاں میں اہل ایماں ہوں
خدا کا فضل ہے مجھ پر، مسلماں ہوں مسلماں ہوں

یہ سُن کے اور بھی غیض و غضب طوفان پر آئے
عمرؓ نے سونت لی تلوار بہنوئی کے گھر آئے

غضب یہ بھی عمرؓ دہلیز پر جس وقت چڑھتے تھے
وہ دونوں حضرت خباب سے قرآن پڑھتے تھے

عمرؓ داخل ہوئے جب گھر کے اندر جوش و غصّے میں
سپارہ چھوڑ فوراً چھپ گئے خباب پردے میں

کہا، کیا کر رہے تھے تم، وہ بولی تم سے کیا مطلب؟
کہا، دونوں مسلماں ہو چکے ہو جانتا ہوں سب

بہن بہنوئی کو آخر عمرؓ نے اس قدر مارا
کہ زخموں سے نکل کر بہہ گئی اک خون کی دھارا

بہن بولی، عمرؓ! ہم کو اگر تو مار بھی ڈالے
غرض تجویز جو کرسکتا ہے وہ تدبیر اپنا لے

جو حق ہے دین ہم اس سے کبھی بھی پھر نہیں سکتے
بلندی معرفت کی مل گئی ہے، گر نہیں سکتے

زباں پر نام حق آنکھوں میں آنسو، سر سے خوں جاری
عمرؓ کے دل پہ اس منظر سے وحشت ہوگئی طاری

کہا اچھا دکھاؤ ، مجھ کو بھی وہ آیات قرآنی
سمجھ رکھا ہے جن کو تو نے ارشادات ربانی!

وہ بولی تم بغیر غسل اس کو چھو نہیں سکتے
یہ سُن کر اور حیرت ہوگئی منہ رہ گئے تکتے!

اُٹھے اور غسل کرکے لے لیا قرآن ہاتھوں میں
بھلی ساعت میں آئی دولت ایمان ہاتھوں میں

مقام لا سے الّا تک پڑھی جو سورۂ طٰہٰ
اُٹھا طوفاں بنا ایماں کہ اُلٹا بہہ گیا دھارا

کلام رب کا پڑھنا تھا کہ آنسو ہوگئے جاری
خدائے واحد و قدوس کی عظمت ہوئی طاری

کہا اس پاک رحمت پر بھروسا کر رہا ہوں اب
میں کفر و شرک سے واللہ توبہ کر رہا ہوں اب

کہا خباب نے آکر عمرؓ ہو تم کو خوشخبری
ابھی کل رات ہی سرکارؐ نے رب سے دعا کی تھی

کہا تھا ہادیٔ مطلق ابوجہل اور عمر میں سے
پسند آئے تجھے جو، دولت ایماں اسے دے دے

تمہارے حق میں ہادی کی دعا پوری ہوئی شاید
تمہاری یہ جواں مردی خدا کو بھا گئی شاید

خدا راضی ہوا تم سے کہ دی اسلام کو قوت
سعادت تم نے پائی ہے ملے گی تم کو اب جنت

اسی عالم میں جھپٹے جناب کوہِ صفا دوڑے
نکل کر نرغۂ شیطاں سے جیسے پارسا دوڑے

رسول اللہ تھے اُس دم مقیم خانہ ارقمؓ
حضوری میں جناب حمزہؓ و بوبکرؓ تھے ہم دم

نحیف و ناتواں کچھ اور اہل اللہ بیٹھے تھے
خدا سے لو لگائے دو جہاں کے شاہ بیٹھے تھے

تبسم کھل رہا تھا اس رُخِ پُرنور کے لب پر
صحابہؓ کی صفوں میں اک تذبذب چھا گیا سب پر

کہا خطاب کا بیٹا یہاں آتا ہے آنے دو!
نہ روکو راہ اس کی جس طرح آتا ہے آنے دو!!

عمرؓ نے عرض کی حاضر ہوا ہوں سر جھکانے کو
خدا پر اور رسول اللہ پر ایمان لانے کو!!

ہوا ہوں پاک رحمت پر بھروسا کرکے آیا ہوں
میں کفر و شرک سے واللہ توبہ کرکے آیا ہوں

حزیں دل آنکھ نم ہے یا رسول اللہ سَلَّمْتَ
سر تسلیم خم ہے یا رسول اللہ سَلَّمْتَ!!

☆☆☆☆

حضرت عمرؓ فاروق کی ہجرت

ہوا جب حکم ہجرت کا تو سب نے چھپ کے ہجرت کی
عمر فاروق نے اس شان سے ترک سکونت کی

چلے تیر و کماں تلوار سب کچھ زیب تن کر کے
طوافِ کعبہ کر کے اور دوگانے سے بھی من بھر کے

کہا کفار کے مجمع میں سب سے روبرو ہو کے
میں ہجرت کر کے جاتا ہوں کوئی ہے مجھ کو جو روکے!

جو چاہے رانڈ بیوی اور بچے ہوں یتیم اس کے
ہو اپنی جان کا دشمن وہ حرم سے وہ پرے آئے

عمر فاروق نے اس شان سے ترک سکونت کی
مقابل اُن کے جو آتا کسی نے بھی نہ جرأت کی

☆☆

ایک شعر

کوئی عمرؓ سے حضوری کا مرتبہ پوچھے
جو جان لینے چلے جاں نثار ہو جائے

☆

قطعات

رہے گی حشر تک زندہ خلیل اللہ کی قربانی
جہاں میں ہر برس اس بات کی تجدید ہوتی ہے
ہر اک مومن کو یہ مژدہ سناتا ہے کلام اللہ
کہ جو ایثار کرتا ہے اُسی کی عید ہوتی ہے

☆

خدا روزِ جزا خود جب کہ روزے کی جزا دے گا
مبارک روزہ دارو وہ گماں سے بھی سوا دے گا
موافق حیثیت کے دینے والا دین دیتا ہے
مسلمانو، ذرا سوچو خدا دے گا تو کیا دے گا

☆

ہم اولادِ آدمؑ ہیں جنت کے وارث
برائے جہنم نوشتہ نہیں ہیں
خطا کار یاں بھی تو ممکن ہیں ہم سے
کہ ہم آدمی ہیں فرشتہ نہیں ہیں

☆

بپتا اردو کی

اردو زبان ہوں میری عجب زندگی رہی
دنیا انیک نام مجھے سونپتی رہی
بھاشا ، پراکرت ، کھڑی بولی کبھی رہی
دکنی و ریختی تو کبھی لشکری رہی
ہندوستاں کی گود میں طفلی مری رہی
دانشوروں کے لفظوں سے میں کھیلتی رہی
میں اک ندی خلوص و محبت کی بھی رہی
لیکن لبوں پہ میرے سدا تشنگی رہی
محفل میں غمزدوں کی مری دلدہی رہی
بزم نشاط و کیف کی میں زندگی رہی
اصناف شاعری میں رہی میں غزل کی جان
ہر دلنواز گیت کا مکھڑا بنی رہی
جاتی کہاں کہ مادرِ گیتی خاک تھی؟
ماں جائیوں میں یوں تو مری رخصتی رہی
میں فرقہ بندیوں کی گھٹا سے نہ چھپ سکی
ہاں دوش پر فضاؤں کے میں تیرتی رہی

بیگم، مہندر ، سہگل و برمن کی لے بنی
آشا، لتا، سمن کی سروں میں ڈھلی رہی
طلعت ، رفیع ، میرے بھجن گنگنا گئے
میرؔا کے کنٹھ کوش میں رس گھولتی رہی
مقبول عام ہیں مرے شیریں مکالمے
طوطی سماعتوں میں مری بولتی رہی
اپنا لیا جو لفظ عوامی ملا مجھے
ہر کھیل ہر کہانی کا عنواں بنی رہی
انمول میں بکی ہوں متاعِ سخن کے ساتھ
میں اُس کی ہو رہی جسے دلبستگی رہی
دربار سے چلی گلی کوچوں میں آبسی
ممتا کے لب پہ لوریاں بن کر سجی رہی
رشتہ بھی روزگار سے کاٹا گیا مرا
دارالمطالعات سے بس میں جڑی رہی
بس ایکتا کی دین ہے لسانیت مری
جنت ہو یہ زمیں یہی میری خوشی رہی
میں صلح و آشتی مرا مذہب ہے علم و فن
پہنچی جہاں بھی آنکھ کا سرمہ بنی رہی

ہے میرا حرف حرف ہمالہ قد لیے
دنیا تعصبوں سے مجھے ناپتی رہی
تہذیب کا بھرم ہے مری سبھتا تو پھر!
کیوں مجھ میں اب نہ پہلی سی وہ دلکشی رہی
آیا ہر انقلاب مجھے رَکھ کے پیش پیش
سولی پہ زندہ باد کا نعرہ بنی رہی
کیوں ڈھونڈتے عہد گزشتہ کے علم و فن
میں ہی نہیں رہی تو کہاں آگہی رہی
گم ہوگئے زمانے کے شاعر، کوی، کہاں
کیوں انگنت بیاضوں میں دیمک لگی رہی
مجھ کو مٹا سکے ، یہ زمانے میں دم کہاں
حالانکہ دشمنوں میں ہمیشہ گھری رہی
اردو میں کررہے ہو جو اُس کی مخالفت
''اردو کو تم مٹاؤ گے یہ ایک ہی رہی''

☆☆

قطعہ

رہے گی حشر تک زندہ خلیل اللہ کی قربانی
جہاں میں ہر برس اس بات کی تجدید ہوتی ہے

ہر اک مومن کو یہ مژدہ سناتا ہے کلام اللہ
کہ جو ایثار کرتا ہے اُسی کی عید ہوتی ہے

خدا روزِ جزا خود جب کہ روزے کی جزا دے گا
مبارک روزہ دارو وہ گماں سے بھی سوا دے گا

موافق حیثیت کے دینے والا دین دیتا ہے
مسلمانو، ذرا سوچو خدا دے گا تو کیا دے گا

☆

اشاریہ منظومات

۱-	خدایا ہم تری حمد و ثنا تجھ کو سناتے ہیں	19
۲-	بس خدا کی ہی حمد و ثنا چاہیے	20
۳-	تو عطا میں خطا ہوں یا اللہ	21
۴-	لائق حمد بس تو ہی ہر دم	22
۵-	عجز جب وقف حمد و ثنا ہوگیا	23
۶-	ساری تعریف ہے تجھے زیبا	24
۷-	قطعہ	24
۸-	با اسم پاک اللہ برکت کی ابتدا ہے	25
۹-	نقشِ پائے رسولِ خدا چاہیے	27
۱۰-	”کوئی ثانی نہیں مصطفیٰ آپ کا“	28
۱۱-	اسوۂ محمدؐ سے قلب یوں پگھلتے ہیں	30
۱۲-	جو عجز کا پیکر بن کے رہے، دعوت کا قرینہ آجائے	31
۱۳-	رہے روح و دل شاد کامِ محمدؐ	32
۱۴-	شافع محشر سرور عالم صل اللہ علیہ وسلم	34
۱۵-	جلالِ خدا اور جمالِ محمدؐ	35

۱۶۔	جو کلیہ ہے ہر اک دل سے دل لگانے میں	35
۱۷۔	وفورِ عشقِ احمدؐ میں کبھی جو اشک آتے ہیں	36
۱۸۔	گھٹا رحمت کی چھا جائے تپش مٹ جائے سینہ کی	37
۱۹۔	آپؐ کے پیارے نام پر جو بھی ملا فدا ملا	38
۲۰۔	”وہ نور عکس فگن ہے نگار خانے میں“	39
۲۱۔	جب زباں پر محمدؐ کا نام آگیا	40
۲۲۔	زباں قاصر ہے مدحت سے کہ جن سے آشنا تم ہو	41
۲۳۔	نگاہیں مضطرب اور دل ہے میخانہ محمدؐ کا	43
۲۴۔	وجہِ تخلیقِ دو جہاں تم ہو	44
۲۵۔	رازِ وحدت کے امیں اے نورِ یزدانی ، سلام	45
۲۶۔	”ان کے در پر قرار ملتا ہے“	46
۲۷۔	دل کا سکوں حبیبِ خدا آپ ہی تو ہیں	47
۲۸۔	زباں کو لفظ محمدؐ سے پیار ہوجائے	48
۲۹۔	جس دل میں جاں گزیں ہے محبت رسولؐ کی	50
۳۰۔	یثرب کی فضا کم کوئی جنت سے نہیں ہے	51
۳۱۔	”دلوں سے کدورت مٹادینے والے“	52
۳۲۔	”نبیؐ کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے“	53

۳۳-	ہر ہر قدم پہ شکر کا سجدا کریں گے ہم	54
۳۴-	''ہم شہِ مدینہ کی روشنی میں چلتے ہیں''	55
۳۵-	''کونین میں وہ شمع جلائی حضورؐ نے''	56
۳۶-	نعتِ نبیؐ نے دل کو غزل خواں بنادیا	57
۳۷-	نہ فتنے سر اٹھائیں زندگی میں اور نہ شر آئے	58
۳۸-	درودِ پاک میں ہے روح بھی رطب اللساں میری	59
۳۹-	عشق پرور ہے کلام شاعرانہ آپ کا	60
۴۰-	نعتیہ جواب خط	61
۴۱-	دنیا سرائے فانی زمانہ سراب ہے	62
۴۲-	''سوال یہ ہے کہ گوہر نئے نکالے کون''	63
۴۳-	منقبت تاج الدین اولیاءؒ ناگپوری	64
۴۴-	خالق تو جز و کل کا بس تو ہے یا الٰہی	65
۴۵-	شفیع الوریٰ آپ نے...	67
۴۶-	ساقیٔ کوثر ہیں اپنے یارِ غارِ مغفرت	68
۴۷-	نعت کہنے کی تمنا جب بھی جی میں آگئی	69
۴۸-	ہوگئی آپ کی بشارت کیا؟	70
۴۹-	تو ہے رحیم اور میں بندہ گناہگار	71

-۵۰	حمد ہو تیری اے خدا کیسے!	72
-۵۱	قطعہ	72
-۵۲	تحریک ایمانی	73
-۵۳	اسلام	75
-۵۴	منظوم چہل حدیث مبارکہ	76
-۵۵	رسولِ خداؐ کا طائف کا سفر	83
-۵۶	حضرت عمرؓ فاروق کا اسلام لانا	89
-۵۷	حضرت عمرؓ فاروق کی ہجرت	95
-۵۸	ایک شعر	95
-۵۹	قطعات	96
-۶۰	بپتا اردو کی	97
-۶۱	قطعہ	100

☆☆☆☆

اعزازی مشاعرے میں کلام سناتے ہوئے ذوقی بھوپالی

سپاس نامہ

۴/ مارچ ۲۰۰۹ء

جناب رفاقت حسین صاحب، ذوقی بھوپالی،

جناب والا، ہم آپ کا تہہ دل سے استقبال کرتے ہیں۔ آپ گذشتہ 58 سال سے شعر و ادب کی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ نے نعت اور غزل کے حوالے سے اپنی شناخت قائم کی ہے، نیز اخبارات و رسائل اور مشاعروں میں بھوپال کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

اسی کے ساتھ آپ دینی اور مذہبی ذمہ داریوں کو بھی پوری مستعدی اور لگن سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ نے اپنی شاعری کو خداوند قدوس کی حمد و ثنا رسول اللہؐ کی مدحت اور انسانیت کے لیے مخصوص کر لیا ہے۔ آپ کی تین کتابیں ''انتخابِ ذوقی''، ''ذوقیاتِ ذوقی'' اور ''تحریکِ ایمانی'' اس کی گواہ ہیں۔

1968 میں آپ نے مہاتما گاندھی کے اقوال پر مبنی نظم ''آکاش وانی'' کے لیے سابق صدر جمہوریہ حکومت ہند ڈاکٹر شنکر دیال شرما کے ہاتھوں گولڈ میڈل سے نوازے جا چکے ہیں۔

کہکشانِ ادب آپ کی ترقی، صحت و سلامتی کے لیے دعا گو ہے اور آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے آج آپ کو اعزاز یاب کر کے فخر محسوس کرتی ہے۔

ڈاکٹر عظیم انصاری	عارف عقیل	انجم رحمٰن
صدر	سرپرست (ایم. ایل. اے. بھوپال)	سکریٹری